مفتی رب نواز، مدیر اعلیٰ مجلہ الفتحیہ احمد پور شرقیہ

علامہ خالد محمود صاحب پر اثری اعتراضات کا جائزہ

حضرت مولانا ظفر اقبال صاحب دام ظلہ (کراچی) نے موبائل فون کے ذریعہ اطلاع دی کہ حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود رحمہ اللہ کے متعلق خصوصی اشاعت کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس خصوصی اشاعت کے لیے آپ بھی مضمون لکھ دیں۔ ساتھ ہی فرمایا: مولانا ارشاد الحق اثری (غیر مقلد) نے اپنے مقالات میں حضرت علامہ صاحب رحمہ اللہ کے ایک مضمون پر کچھ اعتراضات کئے ہیں، آپ ان اعتراضات کے جوابات تحریر کردیں۔ بندہ نے حضرت مولانا دام ظلہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے عرض کر دیا جی میں لکھ دیتا ہوں ان شاء اللہ۔ بندہ نے اثری صاحب کے مقالات کو پہلے پڑھا ہوا تھا اب پھر مطلوبہ مقام کا مطالعہ کیا، تب بھی حیران ہوا تھا اور اب بھی حیرت ہوئی کہ اثری صاحب کے اعتراضات نہ صرف بے جا ہیں بلکہ خود غیر مقلدین کی تصریحات کے بھی خلاف ہیں۔ ذیل میں اثری صاحب کے اعتراضات اور پھر اُن کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

اعتراض نمبر:۱. ہم پر متاخرین کی تقلید کاالزام غلط ہے

مولانا ارشاد الحق اثری صاحب لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر صاحب کی رگ تقلید پھڑکی اور فرمایا: ہمیں اپنے غیر مقلد دوستوں سے اسی باب میں اختلاف ہے کہ وہ پہلے دَور میں مجتہدین کرام کے اجتہاد اور فقہ سے بھاگتے اور کہتے ہیں کہ ہمیں قرآن و حدیث کافی ہے کسی تیسری چیز کی ضرورت نہیں لیکن تیرہویں صدی ہجری کے قاضی شوکانیؒ یمنی کی فقہ سے بہت عقیدت رکھتے ہیں"

(مقالاتِ اثری :۱؍۱۵ناشر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد ،سن اشاعت مئی ۲۰۰۶ء)

الجواب:

خود غیر مقلدین نے اعتراف کیا ہے کہ اہلِ حدیث پہلے دَور کے ائمہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ کی تقلید سے تو بھاگے ہیں مگر شوکانی وغیرہ متاخرین کی تقلید کیا کرتے ہیں۔حوالہ جات ملاحظہ ہوں ۔

غیر مقلدین کے ’’امام ‘‘علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

"بعضے اہلِ حدیث ایسے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کی تقلید سے بھاگے لیکن ابن تیمیہ اور ابنِ قیم اور شوکانی اور مولوی اسماعیل دہلوی اور نواب صدیق حسن خان مرحوم کی تقلید اندھا دھند کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے فَرَّمِنَ الْمَطَرِ وَقَامَ تَحْتَ الْمِیْزَابِ"

(لغات الحدیث ۱؍۲۱ د خ ، ناشر میر محمد کتب خانہ کراچی)

’’فَرَّمِنَ الْمَطَرِ وَقَامَ تَحْتَ الْمِیْزَابِ‘‘ کا ترجمہ یہ ہے : بارش سے بھاگا اور پرنالہ کے نیچے کھڑا ہوگیا ۔

وحید الزمان صاحب اپنے اہلِ حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

"حرمتِ سماع اورمزامیر میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کے مقلدبن جاتے ہیں ...عجیب بات یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور علماء سلف کی نسبت تو کہتے ہیں کہ وہ معصوم عن الخطا نہ تھے انہوں نے بہت سے مسائل میں خطا کی اور جب یہ کہو کہ ابن تیمیہ یا ابن قیم یا شاہ ولی اللہ یا مولانا اسماعیل یا قاضی شوکانی یانواب صدیق حسن خان مرحوم نے اس مسئلہ میں خطا کی تو فورا کان کھڑے کرکے چراغ پا ہو جاتے ہیں گویا ان متاخرین کو معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں یہ تو وہ مثال ہےفَرَّمِنَ الْمَطَرِ وَقَامَ تَحْتَ الْمِیْزَابِ"

(لغات الحدیث :۲,۱۵۰، س)

وحیدالزمان صاحب لکھتے ہیں:

"ہمارے اہلِ حدیث بھائیوں نے ابن ِ تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید نور اللہ مرقدہم کو دین کا ٹھیکے دار بنا رکھا ہے جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا بس اس کے پیچھے پڑگئے، برا بھلا کہنے لگے۔ بھائیو! ذرا تو غور کرو اور انصاف سے کام لو جب تم نے امام ابوحنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جواُن سے متاخر ہیں ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے ؟"

(لغات الحدیث ۲,۱۲ صب)

وحید الزمان صاحب دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

" اس وقت میں جو ایک جماعت اہلِ حدیث کہلاتی ہے وہ باوجود دعویٰ اتباع سنت کبھی کبھی اپنے علماء جیسے ابن تیمیہ ،شاہ ولی اللہ اور شوکانی اورمولانا اسماعیل شہید ہیں ایسے مقلد بن جاتے ہیں کہ ان کی رائے کے خلاف دلیل بیان کرنے والے کی دلیل نہیں سنتے ۔"

(تیسیرا لباری :۶,۴۹۹طبع نعمانی کتب خانہ)

رئیس محمد ندوی غیرمقلد نے علامہ وحید الزمان صاحب کوجگہ جگہ ''امام اہلِ حدیث '' کہا ہے ۔
(سلفی تحقیقی جائزہ صفحہ ۶۴۵وغیرہ)

اثری صاحب نے اپنی کتاب ''پاک و ہند میں علمائے اہلِ حدیث کی خدمات ِ حدیث'' میں علامہ وحید الزمان صاحب کی کتابوں کو اہلِ حدیث تصانیف میں شمار کیا ہے۔

غربائے اہلِ حدیث کے رسالہ میں لکھا ہے :

" اخبار اہلِ حدیث جس کی پستی نظر کی رسائی بمصداق " تھکا اونٹ سرائے کو تکتا ہے " صرف کلامِ شوکانی تک ہے جس کو... جناب امام الائمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کو نظر انداز کرکے زید و بکر کے قیل و قال پر گھمنڈ ہے ۔"
(صحیفہ اہل حدیث دہلی : ۱۳۵۵ھ ذیقعدہ:۱۰)

مولانا محب اللہ شاہ راشدی غیر مقلد لکھتے ہیں:

" درحقیقت ان " غیر مقلد مقلدین " سے مقلدین بہتر حالت میں ہیں جو ہیں بھی مقلد اور اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ ہاں بھائی مقلد ہیں لیکن یہ حضرات زبان سے تقلید کی اتنی مذمت کرتے ہیں شاید ان کا کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا ہوگا جب تک کہ اس سے پہلے تقلید و مقلدین کی مذمت نہ کریں لیکن عملاً تقلید پر بسیرا ہوا۔ امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کو ترک کیا اور حضرت پیر [مولانا بدیع الدین راشدی غیر مقلد (ناقل)] صاحب کی تقلید کو اپنایا یا للعجب ۔ یہ تو وہی ہوا کہ فَرَّمِنَ الْمَطَرِ وَقَامَ تَحْتَ الْمِيْزَابِ یعنی کوئی آدمی باہر کھڑا ہوا ،اچانک بارش ہو گئی اور وہ بھیگنے سے بچنے کے لیے وہاں سے بھاگ کر پرنالہ کے نیچے جا کھڑا ہوا ۔ اب یہ ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ اس آدمی کی کیا حالت بنے گی بس یہی معاملہ ان حضرات کا ہے ۔"
(مقالات راشدیہ : ۹/۴۰۱، ناشر المکتبۃ الراشدیہ نیو سعید آباد سندھ ، تاریخ اشاعت :دسمبر ۲۰۱۴ء)

مولانا عبد العزیز (سیکرٹری جمعیت مرکزیہ اہلِ حدیث ہند لاہور)لکھتے ہیں:

"ان لوگوں کو شر م کرنی چاہیے جو اپنے آپ کو اہلِ حدیث بلکہ سردار اہلِ حدیث کہتے ہیں اور تقریروں میں جب مذہب اہلِ حدیث بیان کرتے ہیں تو حدیث نبوی کی تشریح کرتے ہوئے خاص طور پر لکڑی کی چپٹی بنا کر دکھلاتے ہیں کہ یہ سیدھی چپٹی مذہب اہلِ حدیث ہے جو صحابہ کرام، تابعین،ا ئمہ دین کے وقت سے برابر چلا آتا ہے اور یہ ٹیڑھی چپٹی دوسرے فرقے والے ہیں جو اسلام کے عہد مبارک اور صدر اول کے بعد ظاہر ہوئے لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو وہی لوگ صحابہ کرام اور ائمہ حدیث کا مسلک چھوڑ چھاڑ کر کہیں متکلمین کی خوشہ چینی کرتے ہیں، کہیں معتزلہ کی تقلید کرتے ہیں اور کہیں متاخرین مقلدین کے در پر کاسہ گدائی لئے کھڑے ہوتے ہیں شرم ،شرم ،شرم !!!"
(فتنہ ثنائیہ صفحہ ۲۶مشمولہ رسائل اہلِ حدیث جلداول)

مولوی رسول خاں بنگلوری غیر مقلد لکھتے ہیں:

"افسوس صد افسوس ان حضرات علماء پر ہے جو اہلِ حدیث کے علماء کہلا کر ایک خود پسند کے مقلد بن گئے ہیں۔ افسوس کہ آج کل ائمہ دین کی تقلید سے تو وحشت ہو رہی ہے اور گمراہوں کی تقلید اختیار کی ہے ۔"

(اشاعۃ السنۃ :۲۳,۴۱)

مولانا خواجہ محمد قاسم غیر مقلد لکھتے ہیں:

"جاہل مجتہد: اہلحدیث میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کو تو کفر کہتے ہیں لیکن اپنے امام وقت کے اتنے سخت مقلد ہوتے ہیں کہ کسی کو معاف ہی نہیں کرتے جیساکہ اسلامی جماعت والے مودودی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے مقلد ہیں ان کے سامنے نہ قرآن و حدیث ، نہ ائمہ دین ہیں ان کا سب کچھ جناب مودودی صاحب ہیں۔ اس روش پر چلنے والے آج کل شیخ ناصرالدین البانی کے مقلد بن گئے ہیں جب کوئی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں البانی صاحب نے اسے ضعیف کہا ہے حالانکہ اکثر ضعیف اور خبر واحد جیسی باتیں صرف اس لئے کی جاتی ہیں کہ حدیث کے مقام کو کچھ کیا جائے ۔ "

(قد قامت الصلوٰۃ: ۱۰)

مزید حوالہ جات آئندہ اعتراض:'' اہلِ حدیث فرقہ امتی کے اجتہادات کے گرد گھومنے والا نہیں '' کے تحت مذکور ہوں گے ان شاء اللہ ۔

اعتراض:۲. اہلِ حدیث فرقہ امتی کے اجتہادات کے گرد گھومنے والا نہیں

حضرت علامہ صاحب نے لکھا تھا:

" اس دَور میں اہلِ حدیث فرقہ وارانہ امتیاز کرنا اور اپنی علیحدہ مسجدیں بنانا بیسویں صدی کی ایجاد ہے ۔ اس سے قبل کہیں اس فرقے کی نہ علیحدہ کوئی جماعت تھی ، نہ کو ئی مسجد اور نہ کہیں عوام اس سے موسوم ہوتے تھے ۔ "

اس کے جواب میں اثری صاحب نے لکھا:

"حالانکہ اہلِ حدیث مقلدین کی طرح کا کوئی فرقہ نہیں جو کسی امتی کی شخصیت اور اس کے فقہی اجتہادات کے گرد گھومتا ہو بلکہ یہ ایک تحریک اور ایک طر ز فکر کا نام ہے ۔ جو قرن اول سے تا عصر حاضر ہے ۔"

(مقالاتِ اثری :۱؍۲۴)

الجواب:

اثری صاحب کے استاذِ محترم مولانا محمد گوندلوی غیر مقلد لکھتے ہیں :

"جو شخص چاہتا ہے اپنے خیالات کو شیرازہ بندی کی صورت میں پیش کرتا ہے، ہر طرف سے مختلف آوازیں آ رہی ہیں، کوئی پیری و مریدی کی صورت میں شیرازہ بندی کو پیش کرتا ہے، جیسے اہلِ حدیث میں امامت دہلویہ ہے، اب اس نے آہستہ آہستہ تقلید کی صورت کی اختیار کر لی ہے ...ان کے معتقدین سوائے اپنے امام کے کسی مسئلہ میں دوسرے عالم سے مسئلہ پوچھ کر عمل کرنے کو تیار نہیں، انہوں نے اپنے امام کو شارع سمجھ لیا ہے، اس امامت کے خیال کو اتنا درجہ دیا ہے کہ اس وجہ سے دوسروں سے اتنا تعصب کرتے ہیں جتنا افتراق کی وجہ سے ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ سے ہوتا ہے ۔ "

(الاصلاح صفحہ۲۱۹)

مولانا عبد القادر حصاروی صاحب غیر مقلد نے ‘‘غرباء اہلِ حدیث ’’کے متعلق لکھا :

"یہ اپنے امام کو مثلِ معصوم سمجھتے ہیں"

(اصلی اہل سنت کی پہچان صفحہ۲۱۳)

مولانا محب اللہ شاہ راشدی صاحب غیر مقلد نے حالتِ قومہ میں ہاتھ باندھنے والے غیر مقلدین کے بارے میں لکھا:

"یہ مسئلہ اب صرف دو پارٹیوں کا ایک امتیازی خاصہ اور ان کے کاروبار کا ٹریڈ مارک بن گیا ہے، لہذا جو آدمی کسی ایک پارٹی کے ساتھ منسلک ہے وہ اسی طرح ہی کرتا رہتا ہے اگرچہ حقیقت میں اس کو اتنا علم وفہم بھی نہ ہو کہ وہ حسن امتیاز کر لیتا کہ یہ بات حق ہے محض اس بناء پر کہ ان کا اس پارٹی کے سربراہ کے ساتھ گہرا قلبی تعلق ہے اور اس کی بات کو کالنَّقشِ فِي الحَجَرِ بلکہ مثل وحی کے تصور کر لیتے ہیں اور آنکھیں بند کرکے تقلید کر لیتے ہیں او ردوسری طرف یا دوسرے فریق کے موقف کو سننے یا ان کی تحریروں کو مکمل طورپر پڑھنے سے گریز کرتے ہیں بلکہ مقابل فریق کی تحریروں کو شجرہ ممنوع

تصور کر لیتے ہیں اور اس بات پر یقین کر لیتے ہیں کہ بس حق وہی ہے جو فلاں کرتا ہے یا جس پر فلاں عامل ہے اس کے سوا حق اصل ہے ہی نہیں۔ "

(مقالاتِ راشدیہ : ۱،۸۰)

مولانا محب اللہ شاہ صاحب اپنے بھتیجے نور اللہ شاہ راشدی(اہلِ حدیث) کومخاطب کرکے لکھتے ہیں:

"آپ بھی حضرت پیر صاحب سے سنتے ہیں اس پر آمنا و صدقنا کہہ دیتے ہیں اور حضرت صاحب کی بات کو کالوحی سمجھتے ہیں۔ "

(مقالات راشدیہ : ۹،۴۰۰)

مولاناابو الاشبال شاغف صاحب غیرمقلد لکھتے ہیں:

"آج کل جماعت اہلِ حدیث کی ایک ایسی کھیپ تیار ہو چکی ہے جو کچھ ناصر الدین البانی نے لکھ دیا ان کے نزدیک حرفِ آخر کی حیثیت سے من و عن قبول ہے۔"

(مقالاتِ شاغف صفحہ۲۶۶)

پروفیسر عبد اللہ بہاول پوری غیرمقلد کہتے ہیں:

"اب یہ سجدے سے اُٹھنا جیسے آٹا گوندتے ہیں یہ مسئلہ ایسا ہے کہ البانی چکر میں پڑ گیا۔اس کی وجہ سے ساری اہلِ حدیث جماعت اس طرف لگ گئی ، سب کے سب اس میں پڑ گئے ۔ "

(خطبات بہاول پوری :۴،۱۴۸)

حکیم خالد سیف اللہ محمدی غیرمقلد لکھتے ہیں:

"اہلِ حدیث پہلے بھی کئی فرقوں میں تقسیم ہیں۔امامیہ، غیر امامیہ۔ جھنڈوی، غیر جھنڈوی۔ مرکزی، غیرمرکزی۔ جہادی، غیر جہادی۔ روپڑی، غزنوی، ثنائی۔ اب دعائی اور غیر دعائی بھی قائم ہو گئے ہیں "

(فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کی اہمیت :۵)

صحیفہ اہلِ حدیث میں لکھا ہے:

"یہ کتابچہ ایک فریاد ہے ان لوگوں کے لیے جو اہلِ حدیث ہونے کے مدعی بھی ہیں اور امامت من جانب اللہ بعد از نبی کے قائل بھی۔ "

(صحیفہ اہل حدیث ۱۳۹۰ھ یکم جمادی الثانی :۱۷)

مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی (مدرس مدرسہ اہلِ حدیث کھنڈیلہ ضلع جے پور) فرقہ غرباء اہلِ حدیث کے نظریات بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"رفتہ رفتہ جماعت اہلِ حدیث کھنڈیلہ میں بھی یہ خیالات پیدا ہونے لگے اور مولوی [عبد الوہاب دہلوی (ناقل)]صاحب کے دعووں کی تصدیق کرنے لگے اور غیر مبایعین کو جاہلیت کی موت مارنے لگے اور اس امامت نے ایک طرح کی تقلید ضلالت کی شکل اختیار کر لی۔ اورمولوی صاحب کے اجتہادی مسائل کو یہ لوگ بے چوں و چرا جو خلاف قرآن و حدیث تھے تسلیم کرنے لگے مثل مرغ کی قربانی اور دھیلی پاؤلے کا بازار سے گوشت خرید کر بانٹ دینے کا نام قربانی رکھنا ...."

(مقاصد الامامۃ :۳ مشمولہ رسائل اہل حدیث جلد اول)

بندہ نے ایک بیان سنا جس میں بیان کرنے والا اپنے آپ کو " اہلِ حدیث "ظاہر کر رہا ہے۔جس نے مجھے یہ بیان بھیجا اس سے میں نے پوچھا کہ بیان کرنے والے کا نام کیا ہے اس نے کہا: یہ "غلام مصطفی ظہیرغیرمقلد"ہے ۔ ان کے بیان کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"میں تو حافظ صاحب !یہاں تک کہتا ہوں اگر مجھے کوئی قرآن مقدس کی ایک ہزار آیات بینات پیش کرے اور وہ اپنے مطلب میں بالکل واضح ہوں یعنی وہ مسئلہ ان سے واضح طور پر ثابت ہورہا ہو مگر سلف صالحین نے وہ مسئلہ اس سے ثابت نہ کیا ہو یا اس کے خلاف مسئلہ ثابت کیا ہو تو میں یہ سمجھوں گا کہ قرآن توحق ہے لیکن میرا فہم صحیح نہیں،فہم محدثین یا ائمہ دین کا صحیح ہے۔ یہ اک بنیادی خصوصیت ہے مسلک اہلِ حدیث کی، امتیازی حیثیت سے ایک بات ہے اہلِ حدیث مسلک کی کہ یہ اپنی طرف سے قرآن و سنت کے مفاہیم بیان نہیں کرتے۔ "

جو چاہے ظہیر صاحب کا یہ بیان مجھ سے بذریعہ واٹس ایپ منگوا کر خود ہی سن سکتا ہے ۔ ظہیر صاحب نے اپنے اس بیان میں جو کچھ کہا اسے مسلک اہل حدیث کی امتیازی خوبی کے طور پر پیش کیاہے۔

فائدہ: تقلید کرنے والے نام نہاد اہلِ حدیثوں کی باحوالہ اور نسبۃً مفصل بحث بندہ نے اپنی دو کتابوں : ‘‘ غیرمقلد ہو کر تقلید کیوں؟...اور ... زبیر علی زئی کا تعاقب ’’ میں تحریر کردی ہے۔ اہلِ ذوق ان کتابوں کی طرف رجوع فرما سکتے ہیں۔

اعتراض:۳۰. غیر مقلدین کو بیسویں صدی کی پیدا وار کہنا غلط ہے

اوپر گزر چکا کہ حضرت علامہ صاحب نے فرمایااہلِ حدیث نام سے فرقہ کی شناخت اور اس پہچان سے الگ مسجدیں بنانا بیسویں صدی کی ایجاد ہے اور اثری صاحب نے اس کے جواب میں دعویٰ کیا کہ اہلِ حدیث قرن اول سے چلے آ رہے ہیں ۔

الجواب:

پہلی صدیوں میں جنہیں اہلِ حدیث کہا گیا وہ کون لوگ ہیں؟ اس کی وضاحت آگے آئے گی ان شاء اللہ ۔ رہے پاک و ہند کے اہلِ حدیث کہلانے والے غیر مقلدین سو یہ وہ لوگ ہیں جنہیں انگریز حکومت نے'' اہلِ حدیث'' نام الاٹ کر کے دیا ہے۔

(اشاعۃ السنہ: ۱۱ر صفحہ ۴۲، مولانامحمد حسین بٹالوی)

انگریز سے اپنا نام'' اہلِ حدیث''الاٹ کرانے والے غیر مقلدین کو خود انہی کے علماء نے جدید فرقہ قرار دیا ہے۔ چند حوالے ملاحظہ ہوں ۔

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں:

"فقد نبتت فی هذا الزمان فرقه ذات سمعة و رياء تدعی لانفسها علم الحديث والقرآن مع العمل بهما لعی العلات فی كل شان"

(الحطه فی ذکر الصحاح الستة صفحه ۱۲۵)

ترجمہ: اس زمانہ میں ایک شہرت پسند اور ریا کار فرقہ نے جنم لیا ہے جو ہر قسم کی خامیوں اور نقائص کے باوجود اپنے لیے قرآن و حدیث کے علم اور ان پر عامل ہونے کا دعوے دار ہے ۔

مولانا محمد شاہ جہان پوری غیر مقلد لکھتے ہیں:

"کچھ عرصے سے غیر معروف مذہب کے لوگ دیکھنے میں آ رہے ہیں جس سے لوگ بالکل نا آشنا ہیں پچھلے زمانے میں شاذ و نادر اس خیال کے لوگ کہیں ہوں تو ہوں بلکہ ان کا نام بھی تھوڑے ہی دنوں سے سنا ہے، اپنے آپ کو تو وہ اہلِ حدیث یا محمدی یا موحد کہتے ہیں لیکن مخالف فریق میں ان کا نام غیر مقلد وہابی یا لامذہب لیا جاتا ہے ۔"

(الارشاد الی سبیل الرشاد صفحہ : ۱۳)

مولاناعبد الجبار غزنوی صاحب غیر مقلد اعتراف کرتے ہیں :

" ہمارے زمانہ میں ایک نیافرقہ کھڑا ہوا ہے جو اتباعِ حدیث کا دعویٰ رکھتا ہے اور درحقیقت وہ لوگ اتباعِ حدیث سے کنارے ہیں۔ "

(فتاویٰ علمائے حدیث ۷,۸۰)

مولانا ثناء اللہ امرتسری غیرمقلد لکھتے ہیں:

"اہلِ حدیث کا گروہ بحیثیت غیرمقلد ہندوستان میں حضرت میاں صاحب (مولوی نذیر حسین صاحب) سے ظاہر ہوا ہے اس لیے غیرمقلد اہلِ حدیثوں پر وہابی کا الزام حضرت میاں صاحب سے پہلے کیسے ہو سکتا ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت موصوف سے پہلے کسی شخص کو بھی وہابی نہ کہا گیا تھا۔"

(اہلِ حدیث امر تسر ۸ ذی قعدہ ۱۳۳۶ھ اگست ۱۹۱۸ء صفحہ ۳)

امرتسری صاحب آگے لفظ "وہابی " کے متعلق مزید لکھتے ہیں:

"اہل حدیث (غیر مقلدین) پر یہ لفظ حضرت میاں صاحب سے شروع ہوا۔ کیونکہ حضرت موصوف سے پہلے اہلِ حدیث کا گروہ بحیثیت غیرمقلد ہندوستان میں نہ تھا۔ جن لوگوں کو ان سے پہلے لوگ "وہابی " کہا کرتے تھے وہ مسائل توحیدیہ کی وجہ سے کہتے تھے، نہ کہ مسائل ترک تقلید کی وجہ سے۔ "

(اہلِ حدیث امر تسر ۸ ذی قعدہ ۱۳۳۶ھ اگست ۱۹۱۸ء صفحہ ۳)

امرتسری صاحب کی مذکورہ دونوں عبارتوں کا عکس ابن انیس حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کی کتاب" تاریخ ختم نبوت "میں دیکھ سکتے ہیں۔

(تاریخ ختم نبوت صفحہ ۴۳۴ناشر رئیس الاحرار اکادمی فیصل آباد ، اشاعت اول اپریل ,۲۰۰۵ء)

مولانا محمد امین صاحب غیرمقلد لکھتے ہیں:

"کچھ عرصہ سے اہلِ حدیث یا محدثین کے نام پر ایک نیا اندازِ فکر متعارف کروایا جا رہا ہے جسے اہلِ ظاہر یا خوارج کا اندازِ فکر کہا جا سکتا ہے جس میں اعتدال نام کی کوئی چیز نہیں ۔ "

(نماز کے بعد دعائے اجتماعی اور طائفہ منصورہ کا مسلکِ اعتدال صفحہ ۱۱۹، مؤلفہ مولانا عبد الجبار سلفی غیرمقلد)

انگریز سے اپنا نام ' ' اہلِ حدیث '' الاٹ کرنے والوں کو'' دعویٰ اہلِ حدیثیت میں'' خود انہی کے مصنفین نے جھٹلا دیا ہے ۔ ثبوت حاضر ہیں!

قاضی عبدالاحد خان پوری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں :

"اس زمانہ کے جھوٹے اہلِ حدیث،مبتدعین، مخالفین سلف صالحین جو حقیقت ما جاء بہ الرسول سے جاہل ہیں۔ "

(کتاب التوحید والسنۃ ۱٫۲۶۲)

مولاناعبد الجبار غزنوی صاحب غیر مقلد کااعتراف اپنے اہلِ حدیث کے بارے میں اوپر گزر چکاکہ :

"درحقیقت وہ لوگ اتباعِ حدیث سے کنارے ہیں۔ "

(فتاویٰ علمائے حدیث ۷٫۸۰)

مولانا عبد الحق غزنوی غیر مقلد نے مولانا ثناء اللہ امر تسری کے متعلق لکھا:

"آں صاحب اپنے آپ کو اہلِ حدیث اور اپنی کتاب کو مذہب اہلِ حدیث اور مطبع کو بنام اہلِ حدیث اور اخبار کو اخبار اہلِ حدیث مشہور کرتے ہیں... افسوس بظاہر دعویٰ اہلِ حدیث اور در باطن شیوۂ منکر حدیث "

(الاربعین :۵مشمولہ رسائل اہل حدیث جلد اول)

غیر مقلدین کے امام وحید الزمان نے اپنے ہم مذہب لوگوں کے بار ے میں لکھا :

"حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔"

(لغات الحدیث : ۲٫ ۹۰ ،ش)

مزید تفصیل کے لیے رسائل اہلِ حدیث جلد اول و دوم کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

اعتراض: ۴ . خیر القرون میں اہلِ حدیث تو تھے حنفی وغیرہ نہ تھے

اثری صاحب لکھتے ہیں:

" اہلِ حدیث ،اہلِ سنت کا وجود خیر القرون میں تھا۔ جب کہ حنفی ،شافعی ،مالکی وغیرہ نسبتوں کا وہاں ابھی کوئی تصور نہ تھا۔"

(مقالات اثری : ۱٫۳۲)

الجواب:

اثری صاحب نے یہاں دو دعوے کئے کہ پہلا یہ کہ خیر القرون میں اہلِ حدیث تھے اوردوسرا یہ کہ تب حنفی وغیرہ مقلدین نہیں تھے ۔ذیل میں ان دونوں کاجائزہ ملاحظہ کیجئے ۔

(الف)

پچھلی صدیوں میں جن لوگوں کو " اہلِ حدیث "کہا گیا وہ محدثین ہیں ۔جیسا کہ خود غیرمقلد علماء نے اعتراف کیا ہے ۔ثبوت حاضر ہیں !

مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹی غیرمقلد لکھتے ہیں:

"بعض جگہ تو ان کا ذکر لفظ اہل حدیث سے ہوا ہے اور بعض جگہ اصحاب الحدیث سے، بعض جگہ اہلِ اثر کے نام سے اور بعض جگہ محدثین کے نام سے "

(تاریخ اہلِ حدیث :۱۵۵مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور)

حافظ زبیر علی زئی غیرمقلد لکھتے ہیں:

" محدثین کی جماعت کو اہل الحدیث کہا جاتا ہے ، جس طرح مفسرین کی جماعت کو اہل التفسیر اور مؤرخین کی جماعت کو اہل التاریخ کہا جاتا ہے ۔ "

(علمی مقالات : ۵,۱۲۴ناشر مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور ، اشاعت اول ۲۰۱۲ء)

علی زئی صاحب کی یہ عبارت واضح ترین ہے کہ اہلِ حدیث نام محدثین کا ہے۔ مزید یہ کہ جس طرح اہلِ تفسیر اور اہلِ تاریخ کوئی مذہبی فرقہ نہیں ہیں، اسی طرح اہلِ حدیث بھی مذہبی فرقہ نہیں۔

علی زئی صاحب لکھتے ہیں:

"آج تک کسی مسلم عالم نے اس بات کا انکار نہیں کیا کہ " اھل الحدیث "سے مراد محدثین کی جماعت ہے "

(علمی مقالات : ۵,۱۲۵)

علی زئی صاحب کی اس عبارت میں اعتراف ہے کہ علمائے امت کا اجماع ہے کہ اہلِ حدیث سے مراد محدثین ہیں۔

علی زئی صاحب کی کچھ مزید عبارتیں ملاحظہ فرمائیں۔وہ لکھتے ہیں:

" امام ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۷ھ) نے فرمایا:"غیر ان اھل الحدیث قد اتفقوا علی ذلک ... سوائے اس کے کہ اہلِ حدیث (محدثین) نے اس بات پر اتفاق کیا ہے "
(علمی مقالات : ۹۳،۵)

" اصحاب الحدیث (محدثین) ......"

(علمی مقالات : ۱۲۶،۵)

" حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) نے ...فرمایا: ان اصحاب الحدیث خیر الناس بے شک اصحاب الحدیث (محدثین) لوگوں میں سب سے بہتر ہیں۔"۴۰

(علمی مقالات : ۱۲۷،۵)

" اہل الحدیث (محدثین) کے دشمن ان پر طرح طرح کے الزامات مکذوبہ لگاتے ہیں۔"

(علمی مقالات : ۱۲۷،۵)

" ان ائمہ مسلمین کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ طائفہ منصورہ والی حدیث کامصداق اصحاب الحدیث : اہل العلم ، اہلِ حدیث (یعنی محدثین) ہیں اور اسی پر اجماع ہے ۔ "

(علمی مقالات : ۱۲۷،۵)

" امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا : فاما ما کان منھا عن قوم ہم عند اھل الحدیث متھمون ...پس ان (راویوں)میں سے جو اہلِ حدیث (محدثین) کے نزدیک متہم ہیں ..."

(علمی مقالات :۱۹۵،۶مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور اشاعت اول ۲۰۱۳ء)

مذکورہ بالا عبارتوں میں قوسین میں " محدثین " کے الفاظ بھی علی زئی صاحب کے تحریر کردہ ہیں، انہوں نے قوسین میں "محدثین " لکھ کر تسلیم کر لیا کہ اہلِ حدیث کا صحیح مصداق محدثین ہیں۔
مولانانعیم الحق ملتانی غیرمقلد لکھتے ہیں:

"اصحاب الحدیث یا اہلِ حدیث کا لفظ تاریخ اسلام کے اندر دو معنوں میں استعمال ہوا ہے، (۱) محدثین کا گروہ جو روایت و درایت کے لحاظ سے علم حدیث کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے۔(۲)بمعنٰی عامل بالحدیث : یہ بر صغیر کی اصطلاح ہے جو یہاں کے جامد و متعصبین مقلدین کے مقابلے قرآن وسنت و منہج اسلاف کی روشنی میں دلیل کی بنیاد پر مسائل کو اختیار کرنے کی دعوت پر مشتمل ہے ۔ یعنی یہ لوگ خود کو محدثین کے فقہی مسلک کی جانب منسوب کرنا پسند کرتے ہیں، چاہے علم حدیث کے ساتھ مشغول ہوں یا نہ "

(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۵۷)

اس عبارت سے ثابت ہوا اہلِ حدیث اصل میں محدثین کے گروہ کا نام ہے، عامل بالحدیث کو اہلِ حدیث کا نام دینا برصغیر کے غیرمقلدین کی اصطلاح ہے ۔
مولانا محمد اسماعیل سلفی غیرمقلد لکھتے ہیں:

"امام ابو جعفر طحاوی وغیرہ حفاظ حدیث موجود ہیں لیکن ہر حافظ حدیث اہلِ حدیث نہیں ہو سکتا "
(تحریک آزادی فکر صفحہ ۳۲۹)

" حفاظِ حدیث " محدثین میں اونچے درجے کے لوگ ہیں مگر سلفی صاحب کہتے ہیں کہ ہر حافظ حدیث اہلِ حدیث نہیں ہو سکتا ۔ مطلب صاف ہے ان کے نزدیک اہلِ حدیث سے مراد انگریز سے نام الاٹ کرانے والا خاص فرقہ مراد ہے ، نہ کہ محدثین ۔جب کہ پچھلی صدیوں میں اہلِ حدیث کا لفظ محدثین کے لیے بولا جاتا رہا۔
خوداثری صاحب لکھتے ہیں:

"محدث الساجیؒ فرماتے ہیں : اجمع اھل الحدیث علی ترک حدیثہ کہ محدثین اس کی حدیث کے ترک پر مجتمع ہیں۔ "
(توضیح الکلام صفحہ۹۲۸ناشر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد ، تاریخ اشاعت ۲۰۰۵ء)

اثری صاحب نے ساجی کی عبارت میں مذکور لفظ "اھل الحدیث" کا ترجمہ "محدثین " کیا ہے ۔ اس سے پتہ چلا کہ اہل حدیث کا صحیح مصداق محدثین ہیں۔
اثری صاحب لکھتے ہیں:

" صحیح بخاری کی روایات کو "نص قطعی " آج تنہاء اہل حدیث ہی قرار نہیں دیتے بلکہ تمام محدثین کا یہی فیصلہ ہے "
(احادیث ہدایہ فنی و تحقیقی حیثیت صفحہ ۸۰ناشر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد، تاریخ اشاعت نومبر ۲۰۰۸ء)

اثری صاحب !جب آپ کے نزدیک آج کے اہلِ حدیث اور زمانہ سابق کے محدثین ایک ہی گروہ ہیں تو " تنہا اہلِ حدیث"کے بعد " بلکہ تمام محدثین " کہنے کی کیا ضرورت تھی ؟
اثری صاحب دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

" علامہ عراقیؒ فرماتے ہیں کہ اس قسم کو حفاظ و نقاد ہی پرکھ سکتے ہیں۔ان کے الفاظ ہیں: لا یدرکہ الاالحفاظ النقاد و یشتبہ ذلک علی کثیر من اھل الحدیث۔ (ایضا) کہ اس کو حفاظ اور نقاد ہی سمجھ سکتے ہیں

اور عموما حدیث کے جاننے والوں پر ایسی روایات مشتبہ ہو جاتی ہیں ۔ "
(توضیح الکلام : ۹۱۶ناشر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد۲۰۰۵ء)

قطع نظر اس سے کہ ""عموماً"" کس لفظ کا ترجمہ ہے ۔ اور اس سے بھی صرف نظر کر لیتے ہیں کہ اثری صاحب نے""کثیر"" کا معنی کیوں نہیں درج کیا۔ یہاں صرف ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اثری صاحب نے "" اہلِ حدیث "" کا معنی ""حدیث کے جاننے والوں "" کیا ہے۔پتہ چلا پچھلی صدیوں میں اہلِ حدیث"" حدیث جاننے والوں"" کو کہا گیا ہے ۔ اور حدیث جاننے والا کوئی بھی ہو سکتا ہے خواہ حنفی ، مالکی ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور ۔لہذا یہ باور کرانا کہ پچھلے اَدوار میں جنہیں اہلِ حدیث کہا گیا وہ اور انگریز سے اہلِ حدیث نام لینے والے ہم مذہب ہیں غلط ہے۔
اثری صاحب لکھتے ہیں:

"رافضی ، خارجی اور ناصبی نظریات اور ان کے اہداف کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ۔ ان کے مقابلہ میں اہلِ سنت اہلِ حدیث بحمد اللہ صراط مستقیم پر قائم رہے ۔ "
(مقالاتِ اثری : ۳٫۳۴۵ناشر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد، تاریخ طباعت دسمبر ۲۰۱۵ء)

اثری صاحب نے خارجیوں اور ناصبیوں کو اہلِ حدیث کے مد مقابل ٹھہرایا جب کہ تاریخ کے اوراق میں جنہیں اہلِ حدیث کہا گیا اُن میں خارجی اور ناصبی بھی شامل ہیں۔ اور اثری اعتراف کے مطابق یہ لوگ ان محدثین میں شامل ہیں جن کی روایت قابل قبول ہے ۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"پھر رافضی ہو یا کوئی اور بدعتی راوی ہو جب وہ صادق ہو تو اس کے متعلق خود خطیب کا جو موقف ہے وہ ان کی مشہور کتاب الکفایۃ (ص ۱۲۴، ۱۲۵) میں دیکھا جا سکتا ہے۔جس میں بدعتی سے روایت لینے میں انہو ں نے یہاں تک فرمایا ہے کہ محدثین نے ان کی روایات سے استدلال کیا ہے اور یہ ایسا ہے جیسا کہ اس پر ان کا اجماع ہے ۔ "
(تنقیح الکلام صفحہ ۴۳...ناشر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد،تاریخ اشاعت ستمبر ۲۰۰۴ء)

اثری صاحب نے لکھا:

"عوام اہلِ حدیث نہ اپنے آپ کو "" محققین و محدثین "" کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں اور نہ ہی علمائے اہلِ حدیث نے کبھی یہ تاثر دیا ہے "
(مقالات اثری : ۱ , ۳۸)

اثری صاحب نے انگریز سے نام الاٹ کرانے والے ''عوام اہلِ حدیث'' کے بارے میں کہہ دیا ہے کہ وہ محدثین نہیں، بالفاظ دیگر اہلِ حدیث زمانہ اور سابق دَور کے محدثین مترادف نہیں۔جب کہ پہلی صدیوں میں اہلِ حدیث محدثین کو کہا جاتا رہا لہذا معلوم ہوا اصلی اہلِ حدیث , محدثین اور ہیں اور انگریز سے نام الاٹ کرنے والے غیرمقلدین , اہلِ حدیث اور ہیں لہذا محض نام کی شراکت سے خود کو خیر القرون کی جماعت سمجھنابلا وجہ کی خوش فہمی ہے۔کہاں اصلی اہلِ حدیث محدثین ا ور کہاں انگریز سے نام الاٹ کرانے والے اہلِ حدیث۔ع

چہ نسبت خاک را باعالم پاک۔

(ب)

اثری صاحب کا یہ کہنا '' خیرالقرون میں حنفی وغیرہ نسبتیں نہ تھیں ''غلط ہے۔اس مبار ک دَور میں یہ نسبتیں بھی تھیں اور تقلید بھی۔ ہمارے پاس غیرمقلدین کی پچاسیوں عبارات ہیں جن میں یہ اقرار واعتراف موجود ہے کہ خیرالقرون میں تقلید بھی تھی اور تقلیدی نسبتیں بھی تھیں ۔ ہم مستقبل میں ایک ضخیم کتاب '' غیرمقلدین سے تقلید کا ثبوت '' لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں ، وہ حوالے اس کتاب میں درج ہوں گے ان شاء اللہ۔ سردست خود اثری صاحب کی چند عبارتیں ملاحظہ ہوں ۔

اثری صاحب نے یوسف بن خالد کے بارے میں لکھا:

" یہ صاحب مشہور حنفی فقیہ تھے "

(مولانا سرفراز اپنی تصانیف کے آئینے میں صفحہ ۱۶۰)

اثری صاحب بتائیے! کیا یہ '' حنفی فقیہ '' خیرالقرون کے نہیں ؟

اثری صاحب لکھتے ہیں:

" شیخ ابو حفص کبیر علمائے احناف میں بڑے مشہور اور مستند بزرگ گرزے ہیں ۔ "

(اسباب اختلاف الفقہاء صفحہ ۲۱ناشر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد)

فرمایئے ! شیخ ابو حفص کبیر خیر القرون کے بزرگ نہیں ؟

اثری صاحب نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھا:

" امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ اور شافعیؒ وغیرہ مدینہ کے مالکی ائمہ وغیرہ کے پیچھے نماز یں پڑھتے تھے ۔ "

(اسباب اختلاف الفقہاء صفحہ ۳۵ناشر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد)

فرمایئے ! اگر خیرالقرون میں حنفی وغیرہ نسبتیں نہ تھیں تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے دَور میں ''مالکی ائمہ '' کہاں سے آ گئے تھے ؟ ع

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اثری صاحب ''احمد بن ابی داود حنفی کا کردار '' عنوان قائم کرکے لکھتے ہیں:

"وہ حنفی مقلد بھی تھا بلکہ قاضی ابو یوسف کے بعد یکے بعد دیگرے علی بن ظبیان ، علی بن حرملہ ، یحیٰ بن اکثم جو قاضی مقرر ہوئے وہ بھی حنفی تھے "

(امام بخاری پر بعض اعتراضات کا جائزہ صفحہ۸۸ ناشر ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد، مئی ۱۹۹۹ء)

اثری صاحب !جن قاضیوں کو آپ نے حنفی باور کرایا ذرا ان کا زمانہ قضاء بھی تحریر فرما دیں تاکہ پتہ چلے ان میں کوئی خیر القرون کے افراد تو نہیں؟یہ بھی بتا دیں کہ'' احمد بن ابی داود حنفی '' خیر القرون کے بعد کی شخصیت ہیں ؟

ہم یہاں ایک اور بات بھی کہنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ غیرمقلدین جب تقلید کی مذمت میں لکھتے ہیں تب ان کا نظریہ ہوتا ہے کہ چوتھی صدی سے پہلے ، خیر القرون میں تقلید نہیں تھی مگر جب مقلدین پر الزام لگانے کا شوق چُراتا ہے تب انہیں خیرالقرون میں بہت سے مقلدین مل جاتے ہیں۔ اثری صاحب نے بھی جب احناف کو مطعون کرنا چاہا تو انہیں خیر القرون میں کئی حنفی بزرگ دریافت ہو گئے۔ حوالے ملاحظہ ہوں۔

اثری صاحب لکھتے ہیں:

"امام بخاریؒ کو بخارا سے نکالنے کا واقعہ ان کی آخری عمر کا ہے۔جس میں امیر خالد ، شیخ ابو حفص صغیر حنفی اور حریثؒ بن ابی ورقاء حنفی نے مرکزی کردار ادا کیا ۔"

(امام بخاری پر بعض اعتراضات کا جائزہ صفحہ ۱۳)

اثری صاحب لکھتے ہیں:

"گویا دولابی کے متعصب حنفی ہونے کی بناء پریہ جرح قابل قبول نہیں ..."

(امام بخاری پر بعض اعتراضات کا جائزہ صفحہ ۵۵)

اثری صاحب لکھتے ہیں:

"جس طرح نعیم بن حماد، احمد بن داود حنفی جہمی کے ظلم و ستم کا شکار ہوئے۔ اسی طرح امام بخاریؒ حریث بن ابی ورقاء حنفی اور حاکم بخارا کی سازش اور ملی بھگت کے نتیجہ میں بخارا سے نکلنے پر مجبور ہوئے ۔"

(امام بخاری پر بعض اعتراضات کا جائزہ صفحہ ۹۲)

اثری صاحب لکھتے ہیں:

"حریث بن ابی ورقاء کا شمار بخارا کے فقہائے احناف میں ہوتا تھا ...حریث بن ابی ورقاء نے سمجھا کہ یہ [امام بخاری رحمہ اللہ (ناقل)] شخص ہمیں فتنہ میں مبتلا کر دے گا۔ "
(امام بخاری پر بعض اعتراضات کا جائزہ صفحہ ۹۱)

اثری صاحب لکھتے ہیں:

"شیخ ابو حفص کبیرؒ کے زمانے میں ایک شخص حنفی طریقہ چھوڑ کر امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے اور رفع الیدین کرنے لگا۔ شیخ ابو حفصؒ کو اس کی خبر ہوئی تو وہ سخت ناراض ہوئے ۔ "

(مقالات اثری : ۱/۲۷)

اثری صاحب لکھتے ہیں:

" امام بخاریؒ چوہدری کے گھر رہتے تھے ... حنفی فقیہ حریث بن ابی الورقاء نے سمجھا کہ یہ ہمارے شہر میں فساد کھڑا کر دے گا ۔ "

(مقالات اثری : ۱/۲۸)

اثری صاحب !مذکورہ بالا حنفی شخصیات جنہیں آپ نے اپنے طعن کا نشانہ بنایا کیا یہ خیرالقرون کے لوگ نہیں؟آپ کی کس بات کا یقین کریں؟ ۔

کس کا یقین کیجئے کس کا یقین نہ کیجئے
آئی ہے بزم یار سے خبر الگ الگ

اعتراض:۵. محدثین کو مقلد کہنے والے ساون کے اندھے ہیں

اثری صاحب لکھتے ہیں:

“ جناب ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے اہلِ علم و فضل کی ایک طویل فہرست دی اور ان کے بارے میں روایتی مقلدانہ انداز میں فرمایا کہ ان میں بعض مالکی، بعض شافعی، بعض حنبلی اور بعض حنفی تھے بلکہ “ پختہ مقلد ” تھے ۔ ہم اگر نام بنام حضرات کا تذکرہ اور ان کا علمی مقام اور مرتبہ ذکر

کریں تو بات طویل ہو جائے گی۔ مشہور ضرب المثل ہے کہ "ساون کے اندھے کوہرا ہی سوجھتا ہے ۔ "اسی طرح ایک مقلد کو سب مقلد ہی نظر آتے ہیں ۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ امام بیہقیؒ، امام ابن عبد البرؒ ، علامہ ابن العربیؒ ، علامہ شاطبیؒ، امام رازیؒ ، علامہ منذریؒ ، علامہ نوویؒ، حافظ ابن حجرؒ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ، حافظ ابن قیمؒ، حافظ ابن جوزیؒاور علامہ سیوطیؒ جیسے حضرات بھی انہیں مقلد نظر آتے ہیں ۔"

(مقالات اثری : ۱/۴۶)

الجواب:

اثری صاحب نے جن شخصیات کے اسمائے گرامی ذکر کئے ہیں ان میں بعض وہ ہیں جنہوں نے خود تقلید کے جواز کو تسلیم کیا اور بعض ایسے ہیں جنہیں غیرمقلدین نے تقلید کا قائل بالفاظ اثری "پختہ مقلد" تسلیم کیا ہے۔ شواہد حاضر ہیں ۔ اثری صاحب غور فرمائیں۔

امام بیہقیؒ اور تقلید

مولانا بدیع الدین راشدی غیرمقلد نے امام بیہقی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:

"شافعی مذہب کے اس چوٹی کے عالم ..."

(تصحیح آٹھ رکعت تراویح صفحہ ۵۳)

علامہ عبد الرشید عراقی غیرمقلدنے امام بیہقی رحمہ اللہ کے حالات میں "فقہی مذہب" عنوان قائم کرکے لکھا :

"امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی کا شمار شافعی مذہب کے اکابر ائمہ میں ہوتا ہے۔ ان کو اس مذہب سے غیر معمولی شغف تھا اور اس مذہب کی نشرو اشاعت اور اس کی تہذیب و تنقیح میں انہوں نے اہم اور نمایاں کارنامے انجام دیئے۔ شافعی مذہب کو امام بیہقی کی ذات سے بڑا فائدہ پہنچا۔ علمائے فن، ارباب سیر اور تذکرہ نگاروں نے مذہب شافعی کی ترقی و ترویج میں امام بیہقی کی کوششوں کا اعتراف کیا ہے ۔ چنانچہ علامہ ابن سبکی فرماتے ہیں کہ کوئی شافعی المذہب ان کی تصنیفات سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ علامہ ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں امام الحرمین ابو المعالی جوینی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ : امام بیہقیؒ کے علاوہ کوئی ایسا شافعی المذہب نہیں ہے جس پر امام شافعیؒ کے احسانات نہ ہوں لیکن امام بیہقی کا خود امام شافعی پر احسان ہے ، کیوں کہ ان کی تصنیفات سے ان کے مذہب و مسلک کی بڑی تائید و اشاعت ہوئی ہے ، وہ تمام شوافع میں اس مذہب کے اصول و فروع کی حمایت میں پیش پیش رہے ہیں اور اس کی تفریع و تخریج اور توضیح و تشریح کے لیے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ "

(کاروان حدیث صفحہ ۱۸۹)

غیر مقلدین کی کتاب میں لکھا ہے :

" امام بیہقی جو اصحاب شافعی علیہا الرحمہ سے تھے کے حق میں کہا گیا...امام شافعی کے اصحاب میں سوا احمد بیہقی کے ایک بھی ایسا نہیں جس پر امام شافعی کا احسان (علم) نہ ہو مگر امام شافعی خود بیہقی کے ممنون کرم ہیں ۔"

(حاشیہ تراجم علمائے حدیث ہند صفحہ ۲۰۶)

خود اثری صاحب لکھ چکے :

"امام بیہقی م ۴۵۸ھ جنہیں حامل لواء الشافعیؒ کہتے ہیں نے بھی صراحت کی ہے کہ امام شافعیؒ کے دو قول ہیں "

(توضیح الکلام صفحہ ۹۳)

امام ابن عبد البراور تقلید

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فَاِنَّ الْعَامَۃَ لَا بُدَّ مِنْ تَقْلِیْدِ عُلَمَاءِھَا عِنْدَ النَّازِلَۃِ"رہے عوام تو ان پر پیش آمدہ مسئلہ میں ان کے علماء کی تقلید ضروری ہے"۔

(جامع بیان العلم وفضلہ :۲،۱۱۴)

آگے فرماتے ہیں:

"وَلَمْ تَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ اَنَّ الْعَامَّۃَ عَلَیْھَا تَقْلِیْدُ عُلَمَاءِھَا وَاَنَّھُمُ الْمُرَادُوْنَ بِقَوْلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ علماء کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ عوام پر اپنے علماء کی تقلید (ضروری) ہے اور وہ اللہ عزو جل کے قول "پس تم پوچھو اہلِ ذکر سے اگر تم نہیں جانتے " کی مراد ہیں۔"

(جامع بیان العلم وفضلہ :۲،۱۱۵)

امام ابن عبد البر خود فرماتے ہیں:

"اِلَّا اَنَّا قَلَّدْنَا فِیْہَا عُمَرَ، ہم نے اس مسئلہ میں عمر کی تقلید کی ہے۔"

(الکافی فی فقہ اہلِ المدینۃ کتاب ا لنکاح باب العقود)

علامہ عبد الرشید عراقی غیر مقلد لکھتے ہیں:

" حافظ ابن البر فقہی مسلک میں امام مالک بن انس سے وابستہ تھے اور ان کا شمار فقہ مالکیہ کے اکابر فقہاء میں ہوتا ہے ۔ "

(کاروان حدیث صفحہ ۱۹۹)

عراقی صاحب اگلے صفحہ پر امام ابن عبد البر کی کتاب "التمہید" کے تعارف میں لکھتے ہیں:

"یہ مؤطا امام مالک کی عظیم الشان اور شہرۂ آفاق شرح ہے۔ اس کتاب کو حدیث کی عمدہ اور بہترین شروح میں خیال کیا جاتا ہے۔ اسی کی بدولت حافظ ابن عبد البر کو ممتاز محدث اور مالکیہ میں سب سے بلند پایہ محدث اور شارح حدیث قرار دیا گیا ہے ۔ "

(کاروان حدیث صفحہ ۲۰۰)

مولانا عبد الرووف جھنڈا نگری غیر مقلد لکھتے ہیں:

"ابن عبد البر کا اسم گرامی یوسف بن عبد اللہ ہے ، قرطبہ کے رہنے والے مالکی مسلک کے محدث ہیں اندلس میں ۴۶۳ھ میں انتقال فرما گئے۔ "استیعاب" آپ کی مشہور ترین کتاب ہے ۔ "

(حاشیہ نصرۃ البخاری فی بیان صحۃ البخاری صفحہ ۱۴۳)

اثری صاحب کی عبارت بھی پڑھ لیں:

"مالکیہ میں امام ابن عبد البرؒ اور حنفیہ میں ابو بکر رازیؒ فرماتے ہیں کہ ..."

(توضیح الکلام صفحہ ۵۴۶)

" یہی قول شافعیہ کا ہے اور اسی کو قاضی اسماعیل اور حافظ ابن عبد البرؒ نے مالکیہ میں سے اختیار کیا ہے "

(توضیح الکلام صفحہ ۸۶۴)

علامہ ابن العربیؒ اور تقلید

مولانا محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

" میرا تو تجربہ ہے جب تک دنیا میں تقلید شخصی موجود ہے اہلِ علم کی آبرو محفوظ نہیں رہ سکتی ۔ آپ حافظ ابن العربی کی احکام القرآن ملاحظہ فرمایئے خود مالکی ہیں لیکن امام شافعی کا تذکرہ کس حقارت کے ساتھ کر جاتے ہیں ۔"

(تحریک آزادی فکر صفحہ ۲۶۶)

سلفی صاحب نے ابن العربی پر جو الزام لگایا اس معاملے میں ہمارا ان سے اتفاق ضروری نہیں ، البتہ یہ بات درست ہے کہ وہ مالکی مقلد ہیں ۔
علامہ عبد الرشید عراقی غیر مقلد نے ابن العربی کے حالات میں " فقہی مذہب "عنوان قائم کرکے لکھتے ہیں:
" امام ابن العربی امام مالک کے فقہی مسلک سے وابستہ تھے ۔ "

(کاروان حدیث صفحہ ۲۳۰)

خود اثری صاحب لکھتے ہیں:
"علامہ ابن العربیؒ اور قرطبیؒ فقہ مالکی کے امام ہیں۔ "

(توضیح الکلام صفحہ ۸۸ طبع جدید)

علامہ شاطبیؒ اور تقلید

علامہ شاطبیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فتاوی المجتہدین بالنسبۃ الی العوام کالادلۃ الشرعیۃ بالنسبۃ الی المجتہدین والدلیل علیہ ان وجود الادلۃ بالنسبۃ الی المقلدین وعدمہا سواء اذ کانوا لا یستفیدون منہا شیئا فلیس النظر فی الادلۃ والاستنباط من شانہم ولا یجوز ذلک لہم البتۃ وقد قال تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون والمقلد غیر عالم فلا یصح لہ الا سوال اہل الذکر والیہم مرجعہ فی احکام الدین علی الاطلاق فہم اذا القائمون لہ مقام الشرع واقوالہم قائمۃ مقام الشرع"

(الموافقات :۴, ۲۹۲)

یعنی مجتہدین کے فتاوی جات عام لوگوں کی بہ نسبت شرعی دلائل کی مانند ہیں ، اس کی دلیل یہ ہے کہ مقلدین کے لیے دلائل کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے ،کیونکہ وہ اس سے مستفید نہیں ہو سکتے ، کیونکہ دلائل کو دیکھنا اور ان سے مسائل کا استنباط کرنا ان پڑھ لوں لوگوں کا کام نہیں اور ان کے لیے بالکل یہ جائز نہیں اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :"" اگر تمہیں علم نہیں تو تم اہلِ علم سے دریافت کر لیا کرو "اور مقلد چونکہ عالم نہیں ہے، اس لیے اس کے لیے اہلِ علم سے دریافت کرنے کے علاوہ کچھ

صحیح نہیں اور مطلقا اہلِ علم ہی احکام دین میں مرجع ہیں، کیونکہ وہ شارع کے قائم مقام ہیں اور ان کے اقوال شرع کے قائم مقام ہیں ۔

مولانا محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"علامہ مرغینانی صاحبِ ہدایہ ، کاسانی مولف بدائع والصنائع اور علامہ سرخسی، قاضی خان، نسفی ابن قدامہ، ابن تیمیہ، علامہ ابو اسحاق، ابراہیم بن علی بن یوسف صاحب مہذب، اسی طرح زرقانی اور باجی، ابن رشد، شاطبیؒ وغیرہم سب اپنے ائمہ کے مذاہب کو روایت اور درایت کی روشنی میں ثابت کرتے ہیں ان کے طریق استدلال سے اختلاف کیا جا سکتا ہے مگر ان کے محقق ہونے میں شبہ نہیں کیاجا سکتا ۔"

(تحریک آزادئ فکر صفحہ ۱۹۸)

امام رازیؒ اور تقلید

قرآن کریم میں ہے :

"ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم ۔(نساء : ۸۳)
ترجمہ: اگر یہ اس معاملے کو رسول کی طرف یا اپنے اولوا الامر کی طرف لوٹا دیتے تو ان میں سے جو لوگ استنباط کے اہل ہیں وہ اس (کی حقیقت) کو خوب معلوم کر لیتے "

امام رازی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اِنَّ الْعَامِیَ یَجِبُ عَلَیْہِ تَقْلِیْدُ الْعُلَمَاءِ فِی اَحْکَامِ الْحَوَادِثِ ،عامی پر واجب ہے کہ وہ پیش آنے والے مسائل و احکام میں علماء کی تقلید کرے ۔"

(تفسیر کبیر :۳,۲۷۲)

مولانا عبد السلام مبارک پوری غیر مقلد لکھتے ہیں:
" امام رازی ... جو امام شافعی کے بہت بڑے حامی ہیں "

(سیرت البخاری صفحہ ۲۴۳)

مبارک پوری صاحب نے مزید لکھا:
" امام رازی ... شافعی المذہب اور اپنے امام کے نہایت طرف دار ہیں ۔ "

(حوالہ مذکورہ)

قاضی محمد سلیمان منصور پوری صاحب نے امام رازی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:
"شافعی المذہب تھے۔"
(تاریخ المشاہیر صفحہ ۸۶ ناشر بیت العلوم لاہور، سن اشاعت درج نہیں)

علامہ منذری اور تقلید

علامہ عبد الرشید عراقی غیر مقلد نے علامہ منذری رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا:
"فقہی اعتبار سے امام شافعی کے مذہب سے وابستہ تھے ۔"
(کاروان حدیث صفحہ ۲۴۸)

علامہ نووی اور تقلید

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فَعَلٰی هٰذَا يَلْزَمُهٗ اَنْ يَّجْتَهِدَ فِیْ اخْتِيَارِ مَذْهَبٍ يُّقَلِّدُهٗ عَلَى التَّعْيِيْنِ۔"

(المجموع شرح المهذب للنووی:۱/۹۱)

ترجمہ: اسی وجہ سے ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ کوشش کرکے کوئی ایک مذہب اختیار کر لے پھر معین طور پر اُسی کی تقلید کرے ۔"

امام نووی رحمہ اللہ نے حدیث کے جملہ " ائمہ کے ساتھ خیر خواہی" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا:

"وَاِنَّ مِنْ نَّصِيْحَتِهِمْ قُبُوْلَ مَا رَوَوْهُ وَتَقْلِيْدَهُمْ فِی الْاَحْكَامِ وَاِحْسَانَ الظَّنِّ بِهِمْ ،ان کی خیر خواہی یہ ہے کہ جسے انہوں نے روایت کیا ہے اسے قبول کیا جائے، احکام میں ان کی تقلید کی جائے اور ان کے ساتھ حسن ظن رکھا جائے۔"

(شرح مسلم :۱/۵۴قدیمی کتب خانہ کراچی)

علامہ عبد الرشید عراقی غیر مقلدنے امام نووی رحمہ اللہ کے حالات میں " فقہی مسلک " کا عنوان قائم کرکے لکھا:

"امام نوویؒ امام محمد بن ادریس شافعیؒ کے مسلک سے وابستہ تھے اور ان کا شمار اکابر فقہاء اور شوافع کے شیوخ میں ہوتا تھا۔ انہوں نے شافعی مذہب کی گوناگوں خدمات سر انجام دیں۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں:" شافعی مذہب کی تحقیق و تصحیح ،ضبط و تنقیح ، تحریر و تدوین اور ترتیب و تہذیب میں ان کا بڑا حصہ ہے اور وہ اس مذہب کے چوٹی کے علماء میں سے تھے ۔"

(کاروان حدیث صفحہ ۲۵۳)

عراقی صاحب آگے لکھتے ہیں:

"علمائے طبقات و تراجم نے لکھا ہے کہ: " حدیث کی طرح فقہ و افتاء میں ان کو امتیاز حاصل تھا ۔ وہ شافعی مذہب کے معتمد اور لائق اعتبار مفتی اور صاحب کمال امام تھے۔ شافعی مذہب کی ترقی و ترویج میں ان کا بڑا حصہ ہے اور اس مذہب کے چوٹی کے علماء میں ان کا شمار ہوتا تھا ۔"

(کاروان حدیث صفحہ ۲۵۴)

عراقی صاحب آگے لکھتے ہیں:

"حافظ ابن کثیر نے محی الدین، علامہ وقت ، مذہب شافعی کے شیخ، جلیل القدر فقیہ و محدث کے الفاظ سے یاد کیا ہے ۔ "

(کاروان حدیث صفحہ ۲۵٦)

عراقی صاحب اسی صفحہ میں آگے لکھتے ہیں:

" امام نووی شافعی المذہب تھے اور ان کا شمار اس مذہب کے اساطین میں ہوتا تھا "

(کاروان حدیث صفحہ ۲۵٦)

مولانا عبد الرشید اظہر غیرمقلد (مدرس مدرسہ سعیدیہ خانیوال) لکھتے ہیں:

" آپ نہایت منصف مزاج اور شستہ قلم مصنف تھے۔ اپنی تصانیف میں شافعی المسلک ہونے کے باوجود امام ابوحنیفہ کے اقوال نقل کرتے تھے ۔ "

(فتاویٰ علمائے حدیث :۴/۵۷ناشر مکتبہ اصحاب الحدیث لاہور، طباعت دوم جنوری ۲۰۱۱ء)

مولانا عبد الرووف سندھو غیرمقلد لکھتے ہیں:

"امام نووی کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں (مذہب شافعیہ میں) صحیح یہ ہے کہ ہر رکعت میں تعوذ مستحب ہے ۔ "

(القول المقبول صفحہ ۴۴۵طبع چہارم ، مقام اشاعت شارجہ متحدہ عرب امارات،تاریخ اشاعت اگست, ۲۰۰۰ء)

قوسین میں درج ‘‘ مذہب شافعیہ میں ’’الفاظ بھی سندھو صاحب کے ہیں۔

اثری صاحب بقلم خود لکھتے ہیں:

"پھر کیا امام مزنیؒ ، امام بویطی،امام شیرازیؒ ، امام نووی اور اکثر شافعیہؒ حذاق شافعیہ میں شمار نہیں ہوتے ؟"

(توضیح الکلام صفحہ ۹۸)

حافظ ابن حجر اور تقلید

مولانا ابو الاشبال شاغف غیر مقلد نے بخاری کی شروحات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا:

"اس کی سب سے مشہور ومعروف شرح حافظ ابن حجر عسقلانی کی ‘‘ فتح الباری ’’ ہے۔ یہ شرح سب سے زیادہ مفید اور کام کی ہے۔ البتہ حافظ نے جہاں کہیں اشعریت اور شافعیت و صوفیت کو ترجیح دینے کی کوشش کی ہے اسے چھوڑ کر اس شرح سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے ۔ "

(مقالاتِ شاغف صفحہ ۱۲۷)

شاغف صاحب آگے لکھتے ہیں:

" حافظ ابن حجر نے کافی حد تک اس بات کا خیال رکھا کہ وہ اس کتاب[صحیح بخاری(ناقل)] کی ترجمانی کا حق ادا کر سکیں،لیکن وہ بھی کامیاب نہ ہو سکے بلکہ اشعریت و شافعیت اور تقلید کی راہ میں وہ بھی غرق ہونے سے نہ بچ سکے ۔ "

(مقالاتِ شاغف صفحہ ۱۶۰)

شاغف صاحب نے ایک شافعی المسلک شخص سے بات کرتے ہوئے کہا:

" آپ کے ایک بہت بڑے امام حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں مختلف مسلکوں کا ذکر کیا ہے ۔ "

(مقالاتِ شاغف صفحہ ۳۱۵)

شاغف صاحب نے فتح الباری میں درج فقہ شافعی کو اپنے خلاف پایا تو اپنے غیرمقلدین کو اک نئی شرح لکھنے کا مشورہ دیتے ہوئے لکھا:

"فتح الباری کی تلخیص کریں جو مسائل اہلِ حدیث مسلک کے خلاف ہیں اسے حذف کریں"
(مقالاتِ شاغف صفحہ ۳۹۵)

علامہ عبد الرشید عراقی غیرمقلد لکھتے ہیں:

"حافظ ابن ِحجر کے اکابر شیوخ اور تلامذہ کی غالب تعداد شوافع کی نظر آتی ہے ۔ طبعی طور پر حافظ صاحب بھی متشدد تھے ، بلکہ ان کا تشدد تعصب کی حدوں میں داخل تھا"۔
(کاروان ِ حدیث صفحہ ۳۳۹)

عراقی صاحب دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:
"حافظ ابن حجرؒ شافعی مذہب سے وابستہ ہیں۔"
(چالیس علمائے اہلِ حدیث صفحہ ۳۴۹)
حافظ زبیر علی زئی غیرمقلد لکھتے ہیں:

" شوافع بذات خود اس طبقاتی تقسیم کے مخالف ہیں مثلاً : ا :حافظ ابن حجر نے اپنے نزدیک طبقہ ثانیہ کے مدلس سلیمان الاعمش کی معنعن روایت کو معلول (ضعیف) قرار دیا ۔ "
(علمی مقالات : ۲۲۸،۲)

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد نے بھی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کو "شافعی المذہب" کہا ۔حوالہ آگے علامہ سیوطی کے تذکرہ میں میں آ رہا ہے ان شاء اللہ ۔
خود اثری صاحب لکھتے ہیں:
"حافظ ابن حجرؒ جو شافعی معروف ہیں "

(مقالات اثری :۱،۹۴)
" خطیب بغدادیؒ سے لے کر حافظ ابن حجرؒ تک بعض علمائے شافعیہ پر ان کی تنقید بھی اہلِ علم کے ہاں معلوم و معروف ہے ۔ "

(مقالات اثری :۱، ۱۶۳)

" حافظ ابن حجرؒ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ شافعی ہیں۔ "

(مقالات اثری :۲,۳۷)

اثری صاحب اپنے بزرگ مولانا محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد کی عبارت نقل کرتے ہیں:

"حافظ ابن حجرؒ تو شافعی ہیں لیکن حافظ زیلعیؒ بڑے پختہ کار حنفی محدث ہیں ۔ "

(مقالات اثری :۲,۴۰)

علامہ ابن تیمیہ اور تقلید

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

بَلْ غَايَتُهُ مَا يُقَالُ إِنَّهُ يَسُوغُ أَوْ يَنْبَغِي أَوْ يَجِبُ عَلَى الْعَامِيِّ أَنْ يُقَلِّدَ وَاحِدًا لَا بِعَيْنِهِ مِنْ غَيْرِ تَعْيِينِ زَيْدٍ وَلَا عَمْرٍو

(مجموع فتاوی:۲۲,۲۴۹)

حافظ زبیر علی زئی غیر مقلد نے اس کا ترجمہ یوں کیا :

"زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ عامی کے لئے زید و عمرو کے تعین کے بغیر کسی ایک غیر معین کی تقلید جائز، بہتر یا واجب ہے۔ "

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم صفحہ ۳۰ناشر مکتبہ اسلامیہ لاہور)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَهُنَا يَنْبَغِي تَقْلِيدُ أَحْمَدَ بِقَوْلِهِ الطَّلَاقُ وَالْعِتَاقُ لَيْسَا مِنَ الْإِيمَانِ، یہاں (امام) احمد کے قول طلاق اور عتاق ایمان میں سے نہیں ، کی تقلید مناسب ہے۔ ”

(فتاویٰ ابن تیمیہ :۳۵,۲۸۵)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"فَإِنِّي قَدْ كَتَبْتُ مَنْسَكًا فِي أَوَائِلِ عُمْرِي فَذَكَرْتُ فِيهِ أَدْعِيَةً كَثِيرَةً وَقَلَّدْتُ فِي الْأَحْكَامِ مَنِ اتَّبَعْتُهُ قَبْلِي مِنَ الْعُلَمَاءِ وَكَتَبْتُ فِي هَذَا مَا تَبَيَّنَ لِي مِنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

(فتاویٰ ابن تیمیہ :۹۸،۲۶)

ترجمہ: بلاشبہ میں نے اپنی ابتدائی عمر میں منسک پر کتاب لکھی، اس میں بہت سی دعائیں ذکر کی تھیں اور احکام میں اپنے سے پہلے والے علمائے متبوعین کی تقلید کی تھی اور اب اس (کتاب) میں وہ لکھا جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے معلوم ہوا۔

پاک و ہند کے غیرمقلدین بھی حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو حنبلی مقلد تسلیم کرتے ہیں چند نقول ملاحظ ہوں ۔
مولانا ابو الاشبال شاغف غیر مقلد لکھتے ہیں:

" ابن تیمیہ نے اگر اس روایت پر جرح کی ہے تو ان کی یہ جرح مقبول نہیں بلکہ مردود ہے کیونکہ ان کے امام جن کی وہ تقلید کرتے ہیں یعنی امام احمد بخاری شریف کی صحت کو تسلیم کر چکے ہیں۔ "

(مقالات ِشاغف صفحہ ۳۵۲)

مولانا محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

" امام ابن تیمیہ کی حنبلیت"

(تحریک آزادیٔ فکر صفحہ ۲۳۱)

سلفی صاحب ہی لکھتے ہیں:

"شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا اور ارشاد ملاحظہ فرمایئے : امام سے دریافت کیا گیا کہ نماز وتر یا بارش میں نماز جمع کرنے کا سلسلہ میں آیا شافعی حنفی کی یا حنفی شافعی کی تقلید کر سکتا ہے ۔شیخ اس کے جواب میں فرماتے ہیں نعم یجوز الحنفی وغیرہ ان یقلد من یجوز الجمع من المطر ہاں حنفی کے لیے درست ہے جمع نماز اور اس قسم کے مسائل میں شافعی کی تقلید کرے "

(تحریک آزادی فکر صفحہ ۲۳۰)

سلفی صاحب کی زبانی علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا مزید ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

"مَا زَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يَسْتَفْتُوْنَ عُلَمَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُقَلِّدُوْنَ تَارَةً هٰذَا وَتَارَةً هٰذَا ۔ مسلمان ہمیشہ اہلِ علم سے دریافت فرماتے رہے کبھی اس کی تقلید کرتے ، کبھی اس کی ۔"

(تحریک آزادی فکر صفحہ ۲۳۰)

مولانا فضل حسین بہاری غیر مقلد ، میاں نذیر حسین دہلوی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

"شیخ ابن تیمیہ اور شیخ ابن قیم کے تذکرہ پر فرماتے ہیں کہ باوجود اس تبحر علمی کے ذری سی رسی حنبلیت کی لگی رہ گئی ہے "

(الحیات بعد الممات صفحہ ۳۷۲)

اسی طرح کی بات مولانا محمد اسحاق بھٹی غیر مقلد نے میاں نذیر حسین دہلوی کے حالات میں لکھی، بھٹی صاحب کے الفاظ یہ ہیں:

" وہ امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم کے بہت مداح ہیں اور ان سے استفادہ فرماتے ہیں لیکن ساتھ ہی فرماتے ہیں اس تبحر علمی کے باوجود ذرہ سی رسی حنبلیت کی لگی رہ گئی ہے ۔ "

(دبستان حدیث صفحہ ۸۳)

غیر مقلدین کی کتاب میں علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے متعلق لکھاہے :
" افضل علماء حنابلہ میں سے تھے ۔"

(مآثر صدیقی حصہ سوم صفحہ ۱۵۱جمعیت اہل السنہ لاہور)

غیر مقلدین کے پرچہ میں"مکتوبات شاہ ولی اللہ " کے حوالہ سے حافظ ابن تیمیہ کو" حنبلی مذہب کے اصول و فروع کے تنقیح کنندہ محقق " لکھا ہے۔

(الاعتصام اشاعتِ خاص بیاد بھوجیانی صفحہ ۶۸۸)

مولانا ابو زکی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"امام ابن تیمیہ حنبلی مسلک کے پیرو کار تھے لیکن بعض مسائل میں فقہ حنبلی سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔"

(فقہی مسلک کی حقیقت صفحہ ۱۳۸)

علامہ عبد الرشید عراقی غیر مقلد لکھتے ہیں:

" جہاں تک امام ابن تیمیہ کا تعلق ہے انہوں نے بیشتر مسائل میں امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) کے مذہب و اصول پر فتویٰ دیا ہے ۔ "

(کاروان حدیث صفحہ ۲۷۲)

عراقی صاحب نے حافظ محمد گوندلوی کے تذکرہ میں لکھا:

" مدینہ منورہ کے قیام کے دوران آپ سے دریافت کیا گیا کہ امام ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانی میں سے کس کو دوسرے پہ فضیلت حاصل ہے ؟ حافظ صاحب نے فرمایا : علوم عقلیہ میں امام ابن تیمیہؒ ابن حجرؒ سے زیادہ عالم ہیں اور علوم نقلیہ بشمل اسماء الرجال ،تاریخ، اصول حدیث، جرح و تعدیل ، نقد و نظر کے اعتبار سے ابن حجرؒ امام ابن تیمیہؒ پر فوقیت رکھتے ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ حنبلی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ شافعی مذہب سے وابستہ ہیں۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں حنبلی مسلک کے طلباء کی اکثریت تھی، اس لئے ان کو حافظ صاحب کی یہ بات ناگوار گزری چنانچہ یہ بات رئیس الجامعہ شیخ ابن بازؒ تک پہنچی تو انہوں نے اس سلسلہ میں حافظ صاحب کو محاضرے کو دعوت دی۔ سامعین میں جامعہ اسلامیہ کے اساتذہ و طلباء اور کئی علمی شخصیات موجود تھیں ۔ حضرت العلام حافظ نے ساڑھے تین گھنٹے مفصل و مدلل بحث فرمائی، محاضرہ کاموضوع ایمان تھا ۔ آپ نے امام ابن تیمیہؒ اور ابن حجرؒ کی تصانیف سے عبارتیں پیش کیں اور اس کے بعد ان کا تقابل کرکے اپنے موضوع کو ثابت کرنے کا حق ادا کر دیا ۔ "

(چالیس علمائے اہلِ حدیث صفحہ ۳۴۹)

مسئلہ تراویح میں کسی حنفی نے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا حوالہ دیا تومولانا بدیع الدین راشدی غیرمقلداس سے یوں مخاطب ہوئے:

" آپ نے ان کو چھوڑ کر ابن تیمیہ کا سہارا کیوں لیا؟ اور حنفی گھر چھوڑ کر حنبلی جنگل میں کیوں چھپ رہے ہو؟"

(تصحیح آٹھ رکعت تراویح صفحہ ۳۷)

مذکورہ عبارت میں " حنبلی جنگل " لفظوں پہ غور رہے ۔

حافظ ابن قیم اور تقلید

میاں محمد خالد انصاری بھوپالی غیرمقلد نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا ذِکر خیر کرتے ہوئے لکھا:

"آپ کے مسلک کے مطابق متاخرین میں علامہ ابن تیمیہ و شمس الائمہ امام ابن قیم رحمہا اللہ کے وجود مقدس ممتاز ترین ہیں "

(سیرت امام شافعی صفحہ ۳۳۱بحوالہ علمائے اہلِ حدیث کا ذوقِ تصوف صفحہ ۱۸۵،ناشر مرکز روحانیت و امن لاہور)

مولانا ابو زکی غیر مقلد لکھتے ہیں:

" امام ابن تیمیہ ، امام ابن قیم بھی مسلک کے لحاظ سے حنبلی تھے۔محمد بن عبد الوہاب نجدی بھی حنبلی تھے ۔ حنبلی مسلک کے پیرو کار سعودی عرب میں موجود ہیں اور سعودی حکومت کا سرکاری مذہب بھی حنبلی ہے ۔"

(فقہی مسلک کی حقیقت صفحہ ۷۲)

شیخ عبد العزیز بن باز (سعودیہ) لکھتے ہیں:

" زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بوقت ضرورت اس شخص کی تقلید کی گنجائش ہے جو علم و فضل اور استقامت عقیدہ میں معروف ہو جیسا کہ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اعلام الموقعین میں بیان کیا ہے ۔ "

(مقالات و فتاویٰ صفحہ ۱۴۵)

مولانا محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"اگرمقلد قرآن ، حدیث کے خلاف مسائل چھوڑنے پر آمادہ ہو جائے تو یہ تقلید کی قابل برداشت اور مناسب ترین صورت ہے میاں [نذیر حسین دہلوی (ناقل)]صاحب اور حافظ ابن قیم نے اسے گوارہ فرمایا ہے۔ "

(تحریک آزادیٔ فکر صفحہ ۹۶۴)

اوپر ملاحظہ فرما چکے کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کے نزدیک تقلید کرنے کی گنجائش ہے ، تقلید قابل برداشت چیز ہے ۔اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان کے نزدیک تقلید نہ صرف گنجائش اور برداشت کے درجہ کی چیز ہے بلکہ یہ کارِ ثواب ہے ۔

چنانچہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ خود ہی لکھتے ہیں:

وَاَمَّا تَقْلِيْدُ مَنْ بَذَلَ جُهْدَهٗ فِيْ اِتِّبَاعِ مَا اَنْزَلَ اللهُ وَخَفِيَ عَلَيْهِ بَعْضُهٗ فَقَلَّدَ فِيْهِ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُ فَهٰذَا مَحْمُوْدٌ غَيْرُ مَذْمُوْمٍ وَمَاْجُوْرٌ غَيْرُ مَاْزُوْرٍ۔

(اعلام الموقعین:۲/۱۸۸)

ترجمہ: بہرحال جو شخص اللہ کے نازل کردہ کی اتباع میں کوشش خرچ کرتا ہے اور اس پر کچھ چیزیں مخفی رہ جائیں ان میں وہ اپنے سے زیادہ علم والے کی تقلید کرتا ہے تو ایسا شخص قابل تعریف ہے نہ کہ قابل مذمت۔اسے اجر دیا جائے گا نہ کہ گناہ ہوگا۔

حافظ ابن جوزی اور تقلید

شیخ ابن الجوزی رحمہ اللہ "الحنبلی" تھے ۔

(تذکرۃ الحفاظ :۴/۱۳۱بحوالہ طائفہ منصورہ صفحہ ۱۳۳ناشر مکتبہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر)

غیرمقلدین کے رسالہ "صحیفہ اہلِ حدیث" میں لکھا ہے :

"شیخ عبد القادر جیلانی حنبلی مسلک کے پیرو تھے، فقہ اسلام کے چاروں مسالک میں سے حنبلی مسلک کو یہ امتیاز حاصل رہا ہے کہ یہ توحید باری تعالٰی کے تنزیہی تصور پرمضبوط اعتقاد رکھنے کی تعلیم دیتا ہے ، اس مسلک کے ماننے والوں میں امام ابن تیمیہ ، امام جوزی اور شیخ عبد القادر جیلانی عالم اسلام کے درخشندہ ستارے ہیں ، اگرچہ اہلِ تصوف نے شاہ عبد القادر جیلانی کو سلسلہ صوفیاء میں شمار کیا ہے لیکن ان کی کتاب غنیۃ الطالبین حنبلی فقہ کی کتاب ہے۔ "

(صحیفہ اہلِ حدیث :۱۶ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ صفحہ ۱۸)

علامہ عبد الرشید عراقی غیرمقلد نے مولانا ضیاء الدین اصلاحی کے حوالہ سے امام زیلعی رحمہ اللہ کی کتاب نصب الرایہ کے تعارف میں لکھا:

"مصنف نے جہاں اس میں حنفی ائمہ کے امہات کتب سے معلومات و مسائل نقل کئے ہیں وہیں شوافع میں بیہقی،نووی اورابن دقیق العید ، مالکیہ میں ابن عبد البر اور حنابلہ میں ابن جوزی اور ابن عبد الھادی وغیرہ اساطین مذہب کی کتابوں کے مباحث و مندرجات کا بھی منتخب حصہ شامل کر دیا ہے ۔"

(کاروان حدیث صفحہ ۳۳۰)

علامہ سیوطی اور تقلید

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب " الاکلیل "میں فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے متعلق مذکور ہے:

انه استدل بها علی جواز تقلید العامی فی الفروع ، اس آیت سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ عام آدمیوں کے لیے فروعی مسائل میں تقلید جائز ہے ۔ "

(الاکلیل بحوالہ احکام القرآن للجصاص : ۲٫۲۶۲)

غیرمقلدین کے "مجدد" نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

"حافظ ابن عبد السلامؒ اور ان کے تلمیذ حافظ ابن دقیق العیدؒ اور ان کے شاگرد علامہ ابن سید الناسؒ اور ان کے شاگرد حافظ زین الدین العراقیؒ اور ان کے شاگرد حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور ان کے شاگرد امام جلال الدین سیوطیؒ تمام اکابر شافعی المذہب تھے ۔ "

(الجنۃ صفحہ ۲۳ بحوالہ الکلام المفید صفحہ ۱۲۶)

مولانا بدیع الدین راشدی غیرمقلد نے " شوافع کا مذہب " عنوان قائم کرکے درج ذیل علماء کے حوالے دیئے:

" علامہ جلال الدین سیوطی ... علامہ حموی شافعی... امام بیہقی "

(تصحیح آٹھ رکعت تراویح صفحہ ۵۳)

خوداثری صاحب نے لکھا:

"شافعیہ مثلاً علامہ حسن چلپیؒ، علامہ سیوطی اور علامہ الکفویؒ "

(توضیح الکلام صفحہ ۶۲۲)

اثری صاحب کہتے ہیں" ساون کے اندھے کوہرا ہی سوجھتا ہے ۔ اسی طرح ایک مقلد کو سب مقلد ہی نظر آتے ہیں .

اثری صاحب ! مذکورہ بالا شخصیات کو مقلد قرار دینے والے غیرمقلدین کے بارے میں کیا فرمائیں گے ؟آپ کے بقول مقلد کو تو سب مقلد نظر آتے ہیں ۔سوال یہ ہے کہ غیرمقلدین کو وہ "مقلد " نظر کیوں آنے لگے ؟حیرت ہے کہ اگر دیوبندیوں نے محدثین کو مقلد کہا تو "ساون کے اندھے "کی پھبتی کسی گئی اور غیرمقلدین انہی محدثین کو مقلد لکھ رہے تو اہلِ حدیث کہلائے ۔ ؎

تیری زلف میں ٹھہری تو حسن کہلائی
وہی تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں تھی

ہو سکتا ہے کہ اثری صاحب یا ان کا کوئی حمایتی ان محدثین کے بارے میں کہہ دے کہ فلاں اور فلاں مسئلہ میں چوں کہ وہ اپنے امام کے مخالف ہیں اس لیے وہ مقلد نہیں، اس لیے ہم پیشگی اس کا جواب عرض کر دیتے ہیں وہ یہ کہ آلِ غیرمقلدیت اپنی کتابوں میں لکھ چکے ہیں اگر مقلد بعض مسائل میں اپنے امام کی پیروی نہ کرے تو بھی وہ مقلد ہی رہتا ہے،دائرہ تقلید سے خارج نہیں ہوتا۔ اختصار کے پیشِ نظر صرف اثری صاحب کا ہی حوالہ نقل کرنے پر اکتفاء کر تاہوں۔

اثری صاحب نے لکھا:

"بعض مسائل میں ان کا رجحان اگر حنفی موقف کے خلاف ہے تو یہ ان کے " غیر مقلد "
ہونے کی دلیل نہیں "

(تنقیح الکلام صفحہ ۳٦۷)

اعتراض:٦. اہلِ حدیث پر توہین ائمہ کا الزام غلط ہے

اثری صاحب لکھتے ہیں:

"مقلدین حضرات کا یہ عموماً اعتراض ہوتا ہے کہ اہلِ حدیث ائمہ کی توہین کرتے ہیں (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) ہمارے مہربان جناب ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے بھی تان اسی پر توڑی... حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اہلِ حدیث کسی بھی امام کی توہین نہیں کرتے ۔ "

(مقالاتِ اثری :۱،٦۲)

اثری لکھتے ہیں:

" اہلِ حدیث نے ... فقہائے اسلام کے اقوال کو کتاب و سنت کے ترازو پر ضرور تولا ، مگر کسی کے خلاف زبان طعن نہیں کھولی۔ کسی کو فقہی اختلاف میں بدعتی نہیں کہا۔ "

(مقالاتِ اثری :۱،٦۴)

الجواب:

اثری صاحب ! ۔

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ، ذرا بندِ قبا کو دیکھ

ذرا درج ذیل عبارات ملاحظہ فرمائیں ۔

علامہ وحید الزمان غیرمقلد لکھتے ہیں:

" یحی بن سعید قطان نے بڑی بے ادبی کی ہے جو کہتے ہیں : فِیۡ نَفۡسِیۡ مِنۡہُ شَیۡءٌ "

(لغات الحدیث :۱،٦۱،ج)

امام یحی مذکور کے بارے میں مزید لکھتے ہیں:

"یہ قول یحی کا باطل اور منجملہ نزغات شیطانی ہے ۔ "

(لغات الحدیث : ۳۹٫۲، ص)

حکیم فیض عالم صدیقی غیر مقلد نے امام ابن شہاب زہری کے متعلق لکھا:

"ابن شہاب منافقین و کذابین کے دانستہ نہ سہی نادانستہ ہی سہی مستقل ایجنٹ تھے ، اکثر گمراہ کن ، خبیث اور مکذوبہ روایتیں انھی کی طرف منسوب ہیں ۔

(صدیقہ کائنات صفحہ ۱۰۷)

مولانا عبد العزیز ملتانی غیر مقلد نے امام طحاوی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:

" آپ مزنی کے بھانجے ہیں۔ اپنے ماموں سے کسی وجہ سے ناراض ہو کر حنفی ہو گئے۔ پھر کیا تھا، حنفی مذہب کی حمایت اور تائید میں ایک مستقل کتاب بنام "معانی الاثار" لکھ ماری، جس میں ضعیف حدیثوں کی تصحیح اور صحاح کی تضعیف کرکے احناف کی رضا جوئی حاصل کی ۔ "

(فیصلہ رفع یدین صفحہ ۱۰ بحوالہ حدیث اور اہلِ حدیث صفحہ ۱۱۱)

ایک صاحب نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں "اَوْرَعْ وَاَزْهَدْ"وغیرہ الفاظ نقل کیے تو اس کے جواب میں مولانا رئیس محمد ندوی غیر مقلد نے کہا:

"جس شخص پر تواتر کے ساتھ ائمہ کرام نے کفر کا فتویٰ دیا ہو وہ اَوْرَعْ وَاَزْهَدْ وَاَعْبَدْ رہ کر کیا کرے گا ؟بہت سے مشرک سادھو سنت برہمن بھی اَوْرَعْ وَاَزْهَدْ وَاَعْبَدْ ہوتے ہیں پھر ان اوصاف سے انہیں کیا حاصل ہے ؟"

(سلفی تحقیقی جائزہ : ۲۰۹ناشر مکتبۃ الفضیل بن عیاض کراچی)

ندوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

"امام کے تمام ائمہ اہل سنت وجماعت نے امام ابوحنیفہ کو خارج اہلِ سنت وجماعت بلکہ بعض خارج از دائرہ اسلام کہتے اور ان پر سخت جرح وقدح و رد کرتے تھے "

(سلفی تحقیقی جائزہ صفحہ ۲۲۲)

خود اثری صاحب امام مالک رحمہ اللہ کی خاطر تواضع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"امام مالکؒ کے متعلق بھی اہلِ علم کو شکوہ ہے کہ وہ ناروا ائمہ ثقات و معروفین پر کلام کرتے ہیں اور ان سے روایت نہیں لیتے ۔ "

(توضیح الکلام صفحہ ۱٫۲۶۷)

ذیل میں چند نقول ملاحظہ فرمائیں جن میں خود غیرمقلد مصنفین نے اپنے لوگوں کے گستاخ ہونے کا اعتراف کیا ہے ۔ غیرمقلدین کے ہاں "شیخ الکل فی الکل" کا لقب پانے والے میاں نذیر حسین دہلوی اپنے غیرمقلدین کے متعلق کہتے ہیں:

"کچھ تو ائمہ مجتہدین کو گالی وغیرہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو حنفی یا شافعی کہنا شراب نوشی یا زناکاری سے بھی بڑا گناہ سمجھتے ہیں ، خدا کی پناہ اور اپنے متعلق دعوی کرتے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ "

(فتاویٰ نذیریہ : ۱٫۱۸۳)

غیرمقلدین کے "مجدداور خاتم المحدثین" نواب صدیق حسن خان کہتے ہیں:

"اس زمانہ کی آفات میں سے ایک یہ آفت بھی ہے کہ تقلید کے رد و قدح میں حضرات ائمہ عظام تک طعن و تشنیع کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے "

(مآثر صدیقی ۴٫۲۲)

غیرمقلدین کے امام وحید الزمان اپنے اہلِ حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

" ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیاء کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ "

(لغات الحدیث : ۲٫۹۱، ش)

وحید الزمان صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"بعضے اگلے اماموں اور مجتہدین اور پیشوا یان دین پر جیسے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ ہیں طعن و تشنیع کرتے ہیں ۔ "

(لغات الحدیث: ۱٫۲۱: د)

وحید الزمان صاحب دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

"اگلے ائمہ دین جیسے امام ابوحنیفہ، امام شافعیؒ وغیرہ یا دوسرے اولیاء اللہ یا صوفیہ کرام ہیں ان کی توہین کرتے ہیں۔"

(تیسیرا لباری :۴۹۹,۶طبع نعمانی کتب خانہ)

مولانا عبد الاحد خان پوری غیر مقلد لکھتے ہیں:

" ان جہال بدعتی کاذب اہلِ حدیثوں میں (کوئی) ایک دفع رفع یدین کرے اور تقلید کا رد او ر سلف کو ہتک کرے مثل امام ابو حنیفہ کی جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر، بد اعتقادی اور الحاد اورزندیقیت ان میں پھیلاوے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرا چیں بچیں نہیں ہوتے ۔ "

(کتاب التوحید و السنۃ فی رد اہل الالحاد و البدعۃ صفحہ ۲۶۲)

مولانا داود غزنوی غیر مقلد کہتے ہیں:

" دوسرے لوگوں کی یہ شکایت کہ اہلِ حدیث حضرات ائمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں ، بلاوجہ نہیں ہے ۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ائمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ بھی کر جاتے ہیں

(سوانح داود غزنوی صفحہ ۸۷)

غزنوی صاحب نے مزید کہا:

"جماعت اہلِ حدیث کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روحانی بددعا لے کر بیٹھ گئی ہے ، ہر شخص ابو حنیفہ ابو حنیفہ کہہ رہا ہے ، کوئی بہت عزت کرتا ہے تو امام ابو حنیفہ کہہ دیتا ہے ، پھران کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے، یازیادہ سے زیادہ گیارہ اور اگر کوئی بڑا احسان کرے تو وہ سترہ حدیثوں کا عالم گردانتا ہے ۔ جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطہ نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یکجہتی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے ۔ "

(سوانح داود غزنوی صفحہ ۱۳۶)

یہاں یہ بھی عرض کردوں کہ ائمہ و فقہاء تو دُور رہے غیر مقلدین تو اپنے استادوں کو بھی معاف نہیں کرتے۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"جماعت اہلِ حدیث کے علماء عظام کو لیجئے، یہاں ہر شخص مقامِ اجتہاد پر فائز ہے اور ہر چھوٹا بڑے کے مقابلے میں تلوار لیے کھڑا ہے، زبان سے بھی للکار رہا ہے او رقلم سے بھی فرمانِ شاہی جاری کر رکھا ہے کہ ،،چل میرے خامہ بسم اللہ ،، اس گستاخی کا نام ہم نے کلمہ حق رکھا ہے ۔جن بزرگوں سے فیض حاصل کیا ہے اور جن کی توجہ سے کچھ پڑھنے کے لائق ہوئے انہی کی مخالفت کو اپنا فرض ٹھہرا لیا۔ "
(نقوش عظمت رفتہ صفحہ ۳۵۳مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور)

بھٹی صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں :
"اکثر اہلِ حدیث علماء اپنے اساتذہ کے ادب و احترام کے تقاضوں کو ملحوظ نہیں رکھتے ۔ "
(الاعتصام :اشاعتِ خاص ، بیاد بھوجیانی صفحہ ۱۷۶)

اعتراض:۷. اہلِ حدیث نے فقہی اختلاف میں کسی کو بدعتی نہیں کہا

اثری صاحب نے حضرت علامہ خالد محمود رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا کہ وہ اہلِ حدیث کو گستاخِ ائمہ کہتے ہیں پھر اس پر اپنا تبصرہ کیا:

" اہلِ حدیث نے ... فقہائے اسلام کے اقوال کو کتاب و سنت کے ترازو پر ضرور تولا ، مگر کسی کے خلاف زبان طعن نہیں کھولی۔ کسی کو فقہی اختلاف میں بدعتی نہیں کہا۔ "

(مقالات ِ اثری :۱؍۶۴)

الجواب:
،،کسی کے خلاف زبان طعن نہیں کھولی۔ ،، پر تبصرہ اوپر ہو چکاکہ خود غیر مقلد لکھاریوں نے اثری صاحب کے اس دعوے کے خلاف گواہیاں دے رکھی ہیں۔
اب اثری صاحب کی عبارت ،،کسی کو فقہی اختلاف میں بدعتی نہیں کہا۔ ،،کا جائزہ پیش ِ خدمت ہے ۔
غیر مقلدین کے فتاویٰ میں لکھا ہے :

"یہ جو آج کل لوگوں میں صلوۃ العیدین کی تکبیریں چھ مروج ہیں یہ بالکل بدعت اور سبب گمراہی ہیں "

(فتاویٰ ستاریہ ۱،۱۷۶)

مولانا داود ارشد غیر مقلد لکھتے ہیں:

" ایک مجلس کی تین طلاقیں بدعت ہیں تو اب سنئے کہ بدعت اہلسنت کا مذہب نہیں ۔ "

(تحفہ حنفیہ صفحہ۲۷۱)

جب کہ ایک مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دینے کا جواز علمائے اہلِ سنت میں سے کئی حضرات کا موقف ہے ۔بلکہ اہلِ ظواہر میں سے علامہ ابن حزم کا بھی یہی نظریہ ہے ۔

(محلی :۱۰،۲۰۷بحوالہ عمدۃ الاثاث صفحہ ۲۶ناشر مکتبہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

رکوع کے بعد والے قیام یعنی قومہ کی حالت میں ہاتھ باندھیں یا چھوڑے جائیں ۔اسے غیرمقلدین اختلافی مسئلہ باور کرایا کرتے ہیں۔ ہاتھ چھوڑنے والوں نے اپنی تحریروں میں یہ فتوی لگا رکھا ہے کہ اس حالت میں ہاتھ باندھنا بدعت سئیہ ہے ۔اسے بدعت قرار دینے والوں میں شیخ البانی بھی ہیں۔البانی صاحب نے لکھا:

" مجھے اس بات میں ذرا بھی شک نہیں کہ رکوع کے بعد والے اس قیام میں ہاتھوں کا سینے پر باندھنا گمراہ کن بدعت ہے ۔ "

(حاشیہ صفہ صلوۃ النبی مترجم صفحہ ۲۰۳ناشر اہلِ حدیث تعلیمی و رفاہی سوسائٹی یوپی انڈیا، طباعت ۲۰۰۱ء)

حافظ زبیر علی زئی غیرمقلد لکھتے ہیں:

" ابن عابدین شامی (بدعتی فقیہ) کا اپنا بیان پیش خدمت ہے ۔ "

(علمی مقالات :۵،۲۹۰مکتبہ اسلامیہ لاہور ، اشاعت اول ۲۰۱۰ء)

قوسین کے درمیان ،، بدعتی فقیہ ،، الفاظ بھی علی زئی کے ہیں ۔

حکیم خالد سیف اللہ محمدی غیرمقلد صاحب لکھتے ہیں:

"اب اہلِ حدیث بھی اپنے قریبی اور مانوس علماء کی بات کو فوقیت دے کر در اصل تقلید کے پھندے میں پھنس کر کئی فرقوں میں تقسیم ہو کر باہمی لڑائی جھگڑا اور دوسرے اہلِ حدیث کو بدعتی کہنے کا مفتی اور مبلغ بن بیٹھا ہے"۔

(فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کی اہمیت صفحہ :۵)

مزید حوالہ جات کے لیے رسائل اہل حدیث کی دونوں جلدوں کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ غیرمقلدین نے خود اپنے ہم مسلک لوگوں پر بدعتی ہونے کے فتوے لگا رکھے ہیں۔

اعتراض:۸. اہلِ حدیث سورہ فاتحہ کی وجہ سے فتویٰ بازی نہیں کرتے۔

اثری صاحب لکھتے ہیں:

"جناب ڈاکٹر صاحب بڑی معصومیت سے لکھتے ہیں: "غیر مقلدین کھلے بند مقلدین کی تضلیل کرتے ہیں اور محض اس لیے کہ یہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے۔ کہتے ہیں اس طرح حنفیوں کی نماز نہیں ہوتی ۔ "...
رہا فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ تو یہ بھی ڈاکٹر صاحب کا اہلِ حدیث کے خلاف دلوں میں نفرت پیدا کرنے کا ایک اور حربہ ہے ... یہ کہنا کہ اہلِ حدیث اختلاف کو برداشت نہیں کرتے ۔ اہلِ حدیث کو بدنام کرنے کی سازش ہے ۔"

(مقالاتِ اثری :۱،۶۸)

الجواب:

نام نہاد اہلِ حدیث اختلاف کو جس طرح برداشت کرتے ہیں اسے تو رسائل اہلِ حدیث میں دیکھا جائے ، کچھ حوالے آگے اعتراض : ۸ کے جواب میں بھی آ رہے ہیں ان شاء اللہ ۔ باقی رہا فاتحہ نہ پڑھنے کی وجہ سے فتوے لگانا یہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔
فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے:

" فاتحہ کے بغیر منفرد ہو یا مقتدی کسی کی نماز نہیں ہوتی ۔ "

(فتاویٰ ثنائیہ : ۱،۵۵۵)

ایک غیر مقلد نے لکھا:

"اول تحریر ایک ہمارے ہی علماء اہلِ حدیث کی پرچہ تنظیم میں طبع ہوئی تھی جس میں مولانا موصوف نے مدرک الرکوع کے اعتداد والوں کو مخلد فی النار تک حکم صادر فرمادیا تھا۔ نتیجہ اس طرح نکالا کہ مدرک رکوع سے فاتحہ مفقود ہوتی ہے۔ لہذا اس کی نماز نہیں جس کی نماز نہیں وہ بے نماز ہے ،بے نماز کافر ہے اور وہ مخلد فی النارہے ۔ "

(اتمام الرکوع فی ادراک الرکوع صفحہ ۱ طبع کردہ منیجر رسالہ صحیفہ اہلِ حدیث صدر دہلی)

غیرمقلدین کے رسالہ "فصل الخطاب" میں لکھا ہے :

"جو شخص امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے ،کالعدم ہے ،بیکار ہے اور باطل ہے ۔ "
(فصل الخطاب بحوالہ احسن الکلام صفحہ ۵۷)

مولانا ابو الاشبال شاغف غیرمقلد نے امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والوں کو عذابِ الیم کی دھمکی سنائی ہے ۔ چنانچہ وہ فاتحہ خلف الامام کی فرضیت پر بزعمِ خود دو دلیلیں ذِکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"اب میرا مشورہ ہے کہ مقلدین احناف ان دونوں روایتوں پر عمل شروع کر دیں کیوں کہ ان کی صحت ثابت ہوچکی ہے ورنہ خوف ہے کہ وہ اس وعید میں داخل نہ ہوجائیں﴿فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم﴾(نور:٦٣)وما علینا الا البلاغ"
(مقالاتِ شاغف صفحہ ۳۵۴)

غیرمقلدین کے فتاویٰ میں لکھا ہے:

" رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو فرمایا :میرے پیچھے سورۂ فاتحہ ضرور پڑھا کرو ورنہ تمہاری نماز باطل ہو جائے گی "

(فتاویٰ ثنائیہ ۱٫۴۸۹)

ہماری معلومات کی حدتک ایسی کوئی حدیث نہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب مذکورہ بالافرمان صحیح سند سے موجود ہو۔
غیرمقلدین کے ،،مفتی ،، محمد زبیر صاحب لکھتے ہیں:

"اکثر مقلدین منکر حدیث ہوتے ہیں مثلاً قراء ت خلف الامام کی صحیح حدیث کو نہیں مانتے اور اپنے امام کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو آیہ کریمہ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک الی آخرہ کے خلاف ہے لہذا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا بالخصوص اہلِ حدیث کے لیے ناجائز ہے ۔ "

(فتاویٰ ستاریہ ۴٫۴۵)

مولانا محمد سلفی اور مولانا عبد الماجد دہلوی نے اس فتوے کی تصدیق کی ہے ۔ اس عبارت میں امام کے پیچھے قراء ت نہ کرنے والے پر تین فتوے داغے ہیں ۔
۱۔ اسے منکرِ حدیث کہا ۔
۲۔ اسے ایمان سے خارج قرار دیا جیسا کہ فلا وربک آیت ذکر کرکے اشارہ کیا ۔

۳۔ ایسے بندے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ۔
غیر مقلدین کے خادم الاسلام و المسلمین عبد الرحمن صاحب امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والوں کی نماز کو "اکارت اور بے کار" بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عمر بھر کی تمام نمازوں کے اکارت اور بے کار جانے کا بہت بھاری خوف ہے جو امام کے ساتھ پڑھی گئی ہیں۔"

(صحیفہ اہلِ حدیث رجب ۱۳۵۹ھ صفحہ ۱۱)

اعتراض:۹. اہلِ حدیث کو اختلاف برداشت نہ کرنے والا کہنا سازش ہے

اثری صاحب کی عبارت جو اوپر مذکور ہو چکی، اس کے آخر میں ہے:

"یہ کہنا کہ اہلِ حدیث اختلاف کو برداشت نہیں کرتے ۔ اہلِ حدیث کو بدنام کرنے کی سازش ہے ۔ "
(مقالاتِ اثری :۱؍۶۸)

الجواب:
مولانا عمر فاروق قدوسی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"ہماری مناظرانہ طبیعت نے دل کی سختی اور زبان کی درشتگی میں اضافہ کر دیا۔ "میری تحقیق" کے زعم نے کسی بڑے کو ہماری نگاہ میں بڑا نہیں رہنے دیا۔ردود کی کثرت نے تعمیراتی کام کرنے کی توفیق ہم سے چھین لی۔ شیخ البانی رحمہ اللہ امت مسلمہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت تھے۔ حدیث میں ان کا تجدیدی کردار کس سے پوشیدہ ہے ؟ لیکن عالم عرب ان کے بعض شاگردوں کی طبعیت رَد سے شکوہ کناں ہے جسد امت میں افتراق کا باعث بن گئے ہیں۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کے دفاع کو ایسا دینی فریضہ مانا گیا کہ کسی کا تقدس باقی نہ رہا ۔ ہمارے ہاں بھی یہ روایت زوروں پر رہی ہے ۔اہلِ حدیث میں ایک خاص مسلک نظر آنے لگا تھا کہ فلاں شیخ پر رَد کا جواب دینا ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔اس کے بغیر شاگردی اور وفا داری خطرے میں محسوس ہونے لگتی تھی۔ اختلاف برداشت کرنے کی ہم میں صلاحیت نہ رہی اور رد لکھتے ہوئے علمی مسائل کے ساتھ ذاتیات بھی زیر بحث رہیں۔ مخالف کا نام لے کر رد کر نا ہمارا شیوہ بن گیا۔ اپنے اور اپنے اساتذہ کے موقف پر اصرار ہماری عادت بن گئی ۔ تقلید کا رد تو ہم نے کیا لیکن ہماری تحقیق کا نتیجہ سبھی اختلافی مسائل میں اپنے اساتذہ کے موقف کی ہم نوائی کی شکل میں نکلا۔یہ اتفاق ہے یا تقلید کا نتیجہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے ۔ "

(ماہ نامہ اشاعۃ الحدیث خصوصی اشاعت بیاد حافظ زبیر علی زئی صفحہ ۵۴۸مکتبہ اسلامیہ لاہور)

قدوسی صاحب نے اس عبارت میں متعدد چیزوں کا انکشاف کیا جس میں ''اختلاف برداشت کرنے کی ہم میں صلاحیت نہ رہی'' جملہ بھی ہے ۔اثری صاحب اس پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔
مولانا محب اللہ شاہ راشدی غیر مقلد لکھتے ہیں:

''بعض علمائے اہلِ حدیث کی کئی (کسی)تحریر یا مضمون پر اگر نیک نیتی سے تنقیدیا تبصرہ کیا جائے تو اس پر وہ حقیقت پسندانہ جائزہ لینے کی بجائے وہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ فلاں کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ اس پر تبصرہ یا تنقید کرے۔ قوم عاد کی طرح اپنے بارے میں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ بس ہمارا لکھا حرف آخر ہے یا مثل وحی ہے جو ہر گز غلط نہیں ہو سکتا ۔لہذا جس نے بھی خوش قسمتی یا بد قسمتی سے ان پر قلم اُٹھایا ہے وہ قابل گردن زدنی ہے ، بس پھر تو بیچارے کے اوپر بے جا اور غلط الزامات کی بھر مار شروع ہو جاتی ہے حتی کہ وہ اپنی تحریر سے خاموشی اختیار کر لیتا ہے ۔باوجود اس کے کہ اس کو معلوم ہوتا ہے کہ میں حق پر ہوں۔ بس یہی باتیں ہیں جس کے نتیجہ میں یہ فتویٰ بازی چلتی رہتی ہے اور انتشار کا ایک ایسا طوفان برپا ہو جاتا ہے جس میں ہر کوئی تنکے کی طرح بہہ جاتا ہے اور پھر اس ہمہ گیر آگ میں سوکھوں کے ساتھ ہرے بھی جل جاتے ہیں۔
(مقالات ِ راشدیہ : ۱٫۴۸۳)

خود غیر مقلدین کا یہ اعتراف ہے کہ اہل حدیث اختلاف برداشت نہیں کرتے ۔ ع
لو وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ننگ و عار ہے
علامہ وحید الزمان صاحب غیر مقلداپنے لوگوں کے متعلق لکھتے ہیں:

"اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں ، بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں "

(لغات الحدیث ۲٫۹۱: ش)

مولانا شرف الدین دہلوی صاحب غیر مقلداپنے غیرمقلدین کے متعلق لکھتے ہیں:

" ان صاحبان کے پاس سوا کفر کی ٹکسال کے اور کیا رکھا ہے مگر کفر بھی مسلموں اور موحدوں کے لیے ڈھالتے ہیں۔ملحدین کفار کے لیے نہیں۔یہ سب حسد یا لاعلمی یا خود غرضی ہے اور کچھ نہیں "
(فتاویٰ ثنائیہ ۱٫۲۱۱)

مولانا الٰہی بخش صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ ہم مسلمین کو پھوٹ کی وبا سے محفوظ رکھے جو ذرہ ذرہ بات پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں اور فتویٰ لگانے سے خود کافر ہو جاتے ہیں۔"

(فتاویٰ ثنائیہ ۱,۲۱۳)

غیرمقلدین میں ''وکیل اہلِ حدیث '' کا لقب پانے والے بزرگ مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب لکھتے ہیں:

"مولوی عبد الوہاب ساکن صدر بازار دہلی ... کو مسئلہ ترکِ تقلید میں غلو ہے اور وہ مطلق تقلید سے منکر ہیں اور تمام مقلدین کلمہ گو کو کافر کہا کرتے ہیں۔ "

(اشاعۃ السنۃ ۲۳,۳۵۸)

مولانا ثناء اللہ مدنی صاحب غیرمقلد ،اہلِ حدیثوں کو تکفیری کہتے ہوئے لکھتے ہیں:
"تکفیری توپوں کے رُخ غیروں کی بجائے اپنوں کی طرف زیادہ ہیں ۔"

(فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ ۱, ۵۰۵)

دعا ہے کہ اللہ تعالی سب کو سچ کہنے اور ماننے کی توفیق نصیب فرمائے ، آمین ۔